لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین (القرآن الحکیم)

# الهلال


ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۸ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۹ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta Wednesday, May 7, 1913.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين ـ القرآن الحكيم


AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly " " 4-12.

# الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ ـ ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۹ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۱۸

Calcutta : Wednesday, May 7, 1913.


## شذرات

—:○•○:—

### شمس العلما مولانا شبلی نعمانی

اور

### مسئلۂ " الندوہ "

### ( ۳ )

گذشتہ نمبر کا خلاصۂ تحریر، امید ہے کہ قارئین الہلال کے ذہن میں محفوظ ہوگا - اس عرصے میں بکثرت خطوط ادارۂ الہلال میں پہنچے، اور انکا سلسلہ برابر جاری ہے - ان خطوط کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ الحمد للہ ملک میں ارباب فہم و ادراک، اور صاحبان عقل و بصیرت کی ایک جماعت موجود ہے، جو ہر آواز کو اسکی اصلی جگہہ دینے کی پوری استعداد رکھتی ہے، اور اگر حقیقت کھولکر سامنے رکھدی جاے، تو اسکے استقبال کیلیے طیار ہے - ان خطوط میں اس عاجز کی نسبت جس حسن ظن کریمانہ کا اظہار کیا گیا ہے، انکے لیے حق تعالے کا شکر گذار ہے، اور مستدعی ہے کہ اسکے لیے استقامت و معیۃ حق و صداقت کی توفیق بخشی کی دعا فرمالیں، کہ اصل مقصود و مطلوب یہی ہے، و باقی ہمہ ہیچ!

ان خطوط میں سخت اصرار کیا گیا ہے کہ انہیں بعینہ شائع کردیا جاے، لیکن میں بادب خواستگار معافی ہوں کہ اول تو الہلال کی گنجایش محدود، پھر زیادہ اہم مقصد بالفعل پیش نظر اسلیے سر دست انکی اشاعت سے مجبور ہوں - الا بعض نہ ضروری مکاتیب کہ انکی اشاعت ناگزیر و مفید معلوم ہو۔

* * *

بسلسلۂ اشاعت گذشتہ اس واقعہ کے چند پہلو اور باقی رہ گئے ہیں :

## فہرس

— * —


شـذرات

شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی ۱

ہفتۂ جنگ

یاقومنا اجیبوا داعی اللہ ۳

مقالۂ افتتاحیہ

حول ادرنہ ۵

مذاکرۂ علمیہ

قطب جنوبی ( ۳ ) ۸

مقالات

صفحۃ من تاریخ العرب ( محاصرۂ قرطاجنہ ) ۹

انتقاد

رپورٹ انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ ۱۳

مطبوعات اردو ۱۵

اساس تعلیم ۱۵

تفہیم القواعد ۱۵

اتحاد المسلمین و فریضۂ زکواۃ ۱۶

بعض حدیث الاشاعۃ جرائد و مجلات ۱۷

آزاد

مساوات ۱۸

شئون عثمانیہ

حادثۂ ادرنہ ۱۸

مراسلات

نماز جمعہ ۱۹

ادبیات

خروش یاس ۱۹

فکاہات

عروس لیگ ۱۹

علامۂ شبلی نعمانی پر بیجا الزامات کی حقیقت ۲۰


## تصاویر

— * —


بانی ادرنہ شہنشاہ اڈریانو ۵

جامع سلیم ادرنہ ۸

مشہد قرطاجنہ ۱۰

( ۱ ) مضامین میں دیگر جزئی حالات جو بیان کیے گئے ہیں، وہ بھی صحیح ہیں یا نہیں ؟

( ۲ ) جبکہ مولوی عبد الکریم صاحب کی نسبت ایک یا دو ہفتے کی معطلی کا فیصلہ جلسۂ انتظامیہ نے منسوخ کر دیا تھا تو یہ چھہ ماہ کی سزا پھر کیوں بخوشی و خرمی، بغیر کسی انکار و عذر کے دیدی گئی ؟ جن لوگوں سے مولانا شبلی نے بجبر و اکراہ عالم تقیۂ ونفاق میں سزا دلوائی تھی، وہ تو اب آزاد تھے اور سزا کی منسوخی اسپر شاہد ہے کہ اب مولانا شبلی کا تسلط و استبداد باقی نہیں رہا تھا - حتی کہ انہیں معافی مانگنے کیلیے کہا گیا تھا - پھر یہ کیونکر ہوا کہ بیچارے مولوی عبد الکریم کو گرگ تسلط کے منہ سے نکالکر تیغ قصاب کے پنجے میں ڈالدیا گیا، اور چند یوم کی سزا کی جگہہ نصف سال کی دفعہ لگا دی ؟

کیا ڈپٹی کمشنر صاحب نے خود اسکی اطلاع دی، یا بعض لوگ اس بارے میں خود ہی انکے پاس دوڑے ہوے گئے اور اس سزا ؤ عقوبت تعزیری کا ہدیۂ مبارک، فقیہ دار العلوم کیلیے اپنے ساتھہ لاے ؟ اگر گئے تو وہ کون لوگ تھے ؟

( ۳ ) جبکہ خود ارکان ندوہ کی قرار دی ہوئی سزا کو منسوخ کر دیا گیا، حالانکہ وہ مدرسہ کا اندرونی معاملہ تھا، تو پھر اب محض ڈپٹی کمشنر صاحب کے احکام مستبدہ سے چھہ ماہ کی سزا دینا، کیا معنی رکھتا ہے ؟ کیا یہ کہ مولوی عبد الکریم صاحب کو ایک ہفتے کی خود اپنی دی ہوئی سزا سے بچاکر، چھہ ماہ کی سرکاری سزا دلا دی جاے ؟

مجھکو جو اطلاع اس بارے میں مراسلۂ علی گڈہ سے ملی ہے، اور جسکی تصدیق خواجہ رشید الدین صاحب رئیس لکھنو کی مراسلے سے ہوتی ہے ( جو اس ہفتے درج رسالہ کی گئی ہے، اور جسکی نسبت میں اپنی راے آخر مراسلہ میں ظاہر کرونگا ) اور جو اُس وقت تک صحیح اور معتبر سمجھی جاے گی، جب تک کہ ارکان ندوہ، اور شرکاء کار اسکی کوئی باقاعدہ تغلیط نہ کریں، وہ حسب ذیل ہے :

مجلس ارکان خمسۂ اراین کے بعد اس کارروائی کی مولانا عبد الحی نے تمام ارکان کو حسب قاعدہ اطلاع دی، اور ۹ - مارچ کو مجلس انتظامیہ کا جلسہ منعقد ہوا -

اسمیں بعد مباحثہ و تحریک و ترمیم و مخالفت، بالاخر یہ طے پا یا کہ " جو کارروائی پانچ حضرات کی مجلس نے، نیز معتمد دار العلوم نے کی تھی، وہ کالعدم سمجھی جاے "

اس کارروائی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اسی جلسہ میں منشی احتشام علی، مولانا سید عبد الحی، اور مولانا حبیب الرحمن صاحب شروانی ندوہ کے عہدے اور ممبری سے مستعفی ہوگئے -

اب سوال یہ ہے کہ جو مضامین اس معاملے کی نسبت لکھے گئے ان میں یہ تذکرہ کیوں حذف کر دیا گیا ؟

منشی اعجاز علی جنہوں نے اس بارے میں مضمون لکھا ہے، منشی احتشام علی کے بھائی ہیں، یا شاید کوئی اور تعلق ہے مگر قریبی عزیز ضرور ہیں - تعجب ہے کہ وہ اپنے گھر کے ایک واقعہ پر روشنی ڈالنے سے کیوں قاصر رہے ؟

اگر یہ تمام کارروائی جو مولوی عبد الکریم کے ساتھہ کی گئی، صرف مولانا شبلی ہی کے تسلط کا نتیجہ تھی، اور منشی احتشام علی، مولوی سید عبد الحی، اور مولوی عبد الباری صاحب محض بالجبر شریک ہوگئے تھے، تو سوال یہ ہے کہ منسوخی کے بعد منشی احتشام علی اور مولانا عبد الحی کو کیوں اسقدر صدمۂ شدید پہنچا، کہ اعتراض و مخالفت ہی نہیں، بلکہ ندوہ کی ممبری ہی سے مستعفی ہوگئے، اور ایک ایسی جماعت سے رسم و راہ رکھنا بھی انہیں گوارا نہوا، جو مولوی عبد الکریم مصنف مضمون جہاد کی سزا کو منسوخ کردے ؟

یہ امر صاف ظاہر کر رہا ہے کہ اس واقعہ سے ان تمام حضرات کو کس درجہ تعلق تھا، کیونکہ اگر تعلق نہوتا، تو پھر خلفشار و منسوخی کے بعد مستعفی کیوں ہو جاتے ؟

البتہ مولانا حبیب الرحمن صاحب کا مستعفی ہونا بالکل ایک علحدہ اور بے تعلق معاملہ ہے - کیونکہ وہ پہلی کارروائی میں شریک نہ تھے، جسکی منسوخی کا انپر اثر پڑتا - انکے مستعفی ہوجانے کیلیے وجوہ و اسباب ہونگے، جو معلوم نہیں -

اس بحث کا سب سے زیادہ تماشا طلب حصہ یہ ہے کہ اگر یہ مضامین واقعی حریت پسندی، صداقت فرمائی، اور جہاد دوستی کی وجہ سے لکھے گئے ہیں ( اور اگر ایسا ہو تو تمام ملک جانتا ہے کہ یہ عین نتیجہ و منشاء دعوت یک سالۂ الہلال ہے ) تو کیا سبب ہے کہ منشی اعجاز علی کارروائی کرنے والی مجلس کے صرف ایک رکن کی مخالفت میں تو اس درجہ سرگرم جہاد فی سبیل اللہ ہیں، اور باقی چار ممبروں کا، جنمیں ایک خود انکا بھائی ہے، ذکر تک نہیں کرتے ؟ ازادی راے اور معیۃ صداقت کا ایما تو یہ ہے کہ انکو سب سے پہلے پوری مجلس کی کارروائی پر اعتراض کرنا تھا - پھر چونکہ مولانا شبلی بھی اسمیں شریک تھے، اُن پر بھی کرنا تھا - اور ساتھہ ہی اپنے گھر کی بھی خبر لینی تھی - علی الخصوص منشی احتشام علی صاحب سے پوچھنا تھا کہ " بابا ! تم جو اس کارروائی میں شریک مساوی تھے، اور تم کو اس کارروائی کی منسوخی کا اسدرجہ غم تھا، کہ تم نے اپنا استعفا پیش کردیا تھا، اور تم جو ڈپٹی کمشنر سے بمعیت مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری جا کر ملاقات کرتے ہو، اور حکم سزاے شش ماہہ لیکر واپس ہوتے ہو، بتلاؤ کہ ان واقعات کو مطلوبہ حریۃ و حق طلبی، اور حکم جہاد و قتال فی سبیل اللہ سے اب میں کیونکر تطبیق دوں ؟ "

لیکن میں جانتا ہوں کہ ایسا ہونا ممکن نہ تھا - غلامی ہو یا حریت، بند گان اغراض و اہوا نے انہیں اپنے مقاصد ردیہ کیلیے ایک آلہ بنا لیا ہے - ایسوں کی نہ غلامی موجب تاسف ہوتی ہے اور نہ ادعاء حریت موجب مسرت - یہ مقامات دوسرے ہیں -

شاید مجھسے زیادہ منشی اعجاز علی کا کوئی مداح نہوتا اگر وہ اس معاملے میں فرض حق گوئی ادا کرتے - جہاں شخصی تعلقات و عداوت کا قدم آیا، وہاں ایک لمحہ کے لیے بھی سچائی نہیں ٹہر سکتی - یا تو چپ رہو کہ بہتوں کی خاموشی انکے بولنے سے اچھی ہے، یا بولو تو اپنے تعلقات اور عزیز داریوں کی زنجیر کو توڑدو، اور اپنے دل کو شخصی مقاصد فاسدہ سے پاک کردو -

---

**ہفتہ جنگ**

آسٹریا کی " آزادانہ کارروائی " کے فیصلے نے تمام یورپ میں عالمگیر اضطراب پیدا کردیا ہے، اور گو لندن میں اسکی سرکاری طور پر تصدیق نہیں کی گئی تھی، مگر بازاروں کی حالت خراب ہونے لگی ہے -

۳۰ - اپریل کو ریوٹر کے تار کا مفاد یہ تھا کہ آسٹریا اور جبل اسود، دونوں سرحدوں پر فوجیں جمع کررہی ہیں، انتی واری میں اسوقت ۱۰ - ہزار جبلی فوج موجود ہے اور مزید فوج آرہی ہے -

مطالبہ دول کے تحریری جواب میں جبل اسود نے یہ اعلان کیا تھا کہ آخری جواب وہ اسوقت تک نہیں دیگا، جب تک کہ یونانیوں کی عید الفطر ختم نہ ہوجاے گی -

٣٠ - اپریل کو رائٹر نے اطلاع دی کہ بین القومی حالت کی سفراء دول میں نہایت اہم گفتگو ہو رہی ہے - دفتر خارجیہ میں سفیر روسی' مبعوث جبلی' اور مسٹر بارچ باہم ملے اور اعلان کیا گیا کہ دول کے نام جبل اسود کا جواب پیش ہو گیا ہے -

یکم مئی تک اطالیا کی پالیسی ایک راز سر بستہ تھی - وائنا میں کونٹ وان برچتولڈ نے اطالی سفیر سے ایک طویل ملاقات کی - وائنا کے اخبارات نے یہ مشورہ دیا تھا کہ آسٹریا' سقوطری کی طرف بڑھے' اور اطالیا جنوب البانیہ پر قبضہ کر لے -

اطالیا کے نیم سرکاری اخبار ٹریبونا نے ایک مضمون لکھا' جسمیں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اطالیا آسٹریا کو تنہا مسئلہ البانیہ طے کرنے نہ دیگی' بلکہ خود بھی اسمیں حصہ لیگی -

---

**تخلیۂ سقوطری**

روس نے جبل اسود سے نہایت سخت الفاظ میں سقوطری کے فوری تخلیہ کا مطالبہ کیا اور اسے متنبہ کیا کہ اس سرکشی سے وہ اپنی بربادی کا سامان کر رہا ہے - اس مطالبہ کے بعد یکم مئی کی صبح کو جبل اسود نے غیر مترقبہ طور پر جواب پیش کیا - جواب میں ظاہر کیا گیا ہے کہ دول نے ناطرفداری توڑ دی ہے - جبل اسود دول کا مقابلہ کرنا نہیں چاہتا' بلکہ انصاف چاہتا ہے - جواب میں یہ بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ بالمعاوضہ تخلیہ سقوطری منظور ہے - پھر شام کو سفراء دول کی سر ایڈورڈ گرے سے ڈیڑھ گھنٹہ تک صحبت رہی - اس صحبت میں اس مراسلہ پر بھی بحث کی گئی - آسٹروی سفیر کو اصرار تھا کہ تخلیہ فوری اور غیر مشروط ہو' لیکن دیگر سفراء کو زیادہ اصرار نہ تھا -

٢ - مئی کو شاہنشاہ آسٹریا نے شاہنشاہی مجلس کا ایک غیر معمولی جلسہ کیا - جلسہ میں آسٹریا اور ہنگری کے وزراء اعظم اور نائب وزیر بھی مدعو کیے گئے تھے - آسٹروی وزیر جنگ نے مجلس مدعو کی' جسمیں موجودہ حالت کو بالاستیعاب بیان کیا - اس مجلس نے فوجی کارروائی کو پسند کیا -

ٹریبونا نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ اگر آسٹریا نے البانیہ میں فوجی کارروائی شروع کی' اور اطالیا سے شرکت کی درخواست کی گئی' تو وہ ضرور حصہ لیگی - محکمہ جنگ کو حکم دیدیا گیا ہے کہ ضروری فوج تیار رکھے - ایک ڈویژن کافی سمجھا گیا ہے - وائنا کے اخبارات لکھ رہے ہیں کہ اطالیا اور آسٹریا کی کارروائی کے اصولی امور طے پا گئے ہیں -

ہرزگونیا اور بوسینا میں فوجی قانون نافذ کیا گیا ہے - وجہ یہ بیان کی گئی کہ اہل ہرزگونیا اور بوسینیا جبل اسود کے ساتھ عملی طور پر ہمدرد ہو چلے تھے -

٤ - مئی کو رائٹر کو معلوم ہوا تھا کہ مجلس جنگ نے' جسکا صدر خود شاہ نکولاس تھا' فیصلہ کیا ہے کہ تخلیۂ سقوطری کی بابت دول کے مطالبہ کو منظور کر لیا جائے - ٥ - مئی کو رائٹر تار دیتا ہے کہ شاہ نے دول کو باقاعدہ طور پر اطلاع دی ہے کہ اس نے معاملۂ سقوطری دول کے ہاتھ میں رکھدیا - مجلس تاج کا فیصلہ چونکہ حکومت کی راے سے مختلف ہے' اسلیے وزارت مستعفی ہو گئی ہے -

اسی تاریخ کے سنٹنجی کے تار میں بیان کیا گیا ہے کہ مسئلۂ تخلیۂ سقوطری پارلیمنٹ کی اس غیر معمولی نشست کے سامنے پیش کیا جائیگا' جو ٨ - ماہ حال کو مدعو کی گئی ہے - وائنا میں یہ تجویز مزید دقت حاصل کرنے اور ترمیم کی ذلت کم کرنے کے لیے بطور ایک نمایشی جنگ کے خیال کی جا رہی ہے -

---

**صلح**

حسب تلغرافات عمومیہ فریقین نے مداخلت کو منظور کر لیا ہے - وکلاء صلح کے لیے پھر لندن تجویز ہوا - دولت عثمانیہ کے وکلاء عثمان نظامی پاشا اور بڈیزیریا آفندی اور مشیر قانونی رشید بے قرار پالے ہیں - حقی پاشا' توفیق پاشا اور حسین حلمی پاشا نے شرکت منظور نہیں کی - وکلاء عثمانی مع مشیر قانونی ٦ - کو روانہ ہونگے - اس خیال سے کہ گفتگو زیادہ طول نہ کھینچے دول گفتگو کے متعلق چند اصولی امور کا مسودہ پیش کردیں گی جب اس مسودہ پر دستخط ہو جائینگے تو پھر متخاصمین میں گفتگو شروع ہوگی -

---

**باب عالی کی کامیابی**

ہمارا خیال تھا کہ مسئلۂ اسعد پاشا موجودہ عثمانی حکومت کی سیاسی شطرنج بازی کا ایک حیرت انگیز اور ستایش طلب کارنامہ ہے' کیونکہ اگر البانیا کی خود مختار حکومت اسی اصول پر قائم ہو' جس پر یورپ کی نصرانی سلطنتیں قائم کرنا چاہتی ہیں' تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ جسم اسلام کا یہ ٹکڑا اسطرح علحدہ کر لیا جائے کہ پھر کبھی بھی نہ ملسکے' اور اتنا ہی نہیں' بلکہ اسکے آثار باقیہ بھی مٹادیے جائیں!

گذشتہ اشاعت میں ہم نے اس خیال کی طرف مختصراً اشارہ کیا تھا' لیکن اس ہفتے کی خبروں سے اس خیال کی غیر معمولی طور پر تصدیق ہو رہی ہے - فالحمد للہ علی ذلک -

یکم مئی کا تار ہے کہ " اسعد پاشا کی درخواست رسد و نقد کے جواب میں باب عالی نے تار دیا ہے کہ وہ بیروت روانہ ہو جائے - اگر بین القومی ناکہ بندی حائل ہو' تو پھر ویلونا کا رخ کرے - باب عالی ویلونا میں رسد اور نقد بھیجدے گا -

٢ - مئی کا تار ہے : " اسعد پاشا نے زیر سیادت سلطان المعظم اپنے مسقط الراس ٹیرانا میں حکومت قائم کر لی ہے اور علم ہلال بلند کر دیا ہے " اس تار کے بعد غالباً اس راے میں شک کی گنجایش نہیں' جو ہم نے شرکت باب عالی کی بابت گذشتہ اشاعت میں ظاہر کی تھی - ہم نے اسکی نسبت متعدد تار تحقیق حال کیلیے ترکی بھی روانہ کیے ہیں -

---

**البانیا**

البانیا کے قیام حکومت کی خبر ابھی آپ پڑھ چکے ہیں - اسکے علاوہ حسب ذیل خبریں اور وصول ہوئی ہیں :-

٢ - مئی کا تار ہے کہ اسعد پاشا نے سرویا سے فرمایش کی ہے کہ ڈوریزو اسکو دیدے - اس کے جواب میں سرویا نے اسوقت تک تعمیل فرمایش سے انکار کر دیا ہے' جب تک کہ اسعد پاشا سقوطری کو بالکل خالی نہ کر دیگا -

٣ - مئی کو قسطنطنیہ کے ایک تار میں بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان مہاجرین البانیا اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہیں - عثمانی مبعوثین البانیا بھی واپس جانے والے ہیں' کیونکہ انکو امید ہے کہ وہ قومی مجلس میں منتخب ہو سکیں گے -

پیرس کے ٤ - مئی کے تار میں بیان کیا گیا ہے کہ الیسرکی سب سے آخری خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن ڈوریزو کے قریب جاوید پاشا (جو خلیج البانیا میں سرویوں کی مقاومت کر رہے تھے' اور جنکے متعلق مشہور کر دیا گیا تھا کہ انہوں نے مع ١٥ - ہزار فوج کے سرویوں کے آگے ہتیار ڈالدیے) اور اسعد پاشا میں ایک خونریز معرکہ ہوا' جو کئی گھنٹے تک ہوتا رہا بالاخر جاوید پاشا کو شکست ہوئی اور فوج پریشان ہو کے بھاگ گئی -

[ بقیہ کے لیے صفحہ ٣ ملاحظہ ہو ]

# يا قومنـــا اجيبـــوا داعـــي الله !

اے بـــرادران ملت ! الله کے طـــرف پـــکارنے
والے کسـي پُکار کا جـــواب دو !

## انفـــروا خفـــافا و ثقـــالا !

آه ! کاش مجهے وه صور قيام قيامت ملتا ' جس کو ميں ليکر پهاڑوں کي بلنـد چوٹيوں پر چڑهجاتا ' اسکي ايک صداے رعد آساے غفلت شکن سے ' سرگشتـگان خواب ذلت و رسوائی کو بيدار کرتا ' اور چيخ چيخ کر پُکارتا که " اٹهو کيونکه بهت سوچکے ' اور بيدار هو ! کيونکه اب تمهارا خدا تمهيں بيدار کرنا چاهتا هے ! پهر تمهيں کيا هوگيا هے که دنيا کو ديکهتے هو ' پر اسکي نهيں سنتے جو تمهيں موت کي جگهه حيات ' زوال کي جگهه عروج ' اور ذلت کي جگهه عزت بخشنا چاهتا هے !

يا ايها الذين آمنوا ! استجيبوا لله وللرسول اذا دعاکم لما يحييکم و اعلموا ان الله يحول بين المرء و قلبه ' و انه اليه تحشرون ( ۸ : ۲۴ )

اے مسلمانو ! الله اور اسکے رسول کی صدا کا جواب دو ' جبکه وه تمهيں بلا رها هے ' تاکه تمکو موت سے نکالکر زندگي بخشے - ياد رکهو که الله جب چاهتا هے ' انسان اور اسکے دل کے اندر آڑے آجاتا هے ' اور پهر خواه تم اس سے کتنا هي اعراض کرو مگر تم کو هر پهر کے اسي کے آگے ايک دن جانا هے !

* * *

آج آنے والي بربادیوں اور هلاکتوں سے نکلنے کيليے تم بيقرار هو ' اور اسکے ليے طرح طرح کي تدبيروں کو سوچتے اور ڈهونڈهتے هو - ليکن يه کيا بد بختي هے که ايک لمحه اور ايک دقيقه کيليے بهي تمهارے دل ميں يه خيال نهيں گزرتا که سب سے پہلے اسکو تو اپنے سے راضي کرليں ' جسکے دروازے سے بهاگ کر ساري دنيا ميں هم نے ذلتوں اور نا مراديوں کي ٹهوکريں کهائيں ' حالانکه وه کهه چکا هے اور کهه رها هے :

يا ايهـا الذين آمنوا ان تتقوا الله يجعـــل لکـم فـــرقانا ' و يکفر عنـکم سيئـــاتکـــم و يغفـــر لکم و الله ذو الفضل العظيم (۸:۳۸)

اے مسلمانو ! اگر تم الله سے ڈرو اور اسکے حکموں کے آگے جهک جاؤ ' تو پهر تمهيں کسي چيز کيليے بهي کسي دوسري تدبير کے کرنے کي احتياج باقي نهيں رهيگي - وه دنيا ميں تمهارے ليے عزت و اقبال کا ايک شرف و امتياز پيدا کرديگا ' اور تمهاري تمام گمراهيوں کو معاف کرديگا - وه تو سب سے زياده بخشدينے والا اور صاحب رحم الطاف هے !

* * *

پهر اگر اٹهنا هے تو اٹهه کهڑے هو ' کيونکه چلنے کا وقت يهي هے ' اور اسکے بعـد موت کے سوا کچهه نهيں - آج تم کو کوئي انجمن ' کوئي جمع شده دولت اور روپيه کي مقدار ' کوئي پولیٹکل سرگرمي ' اور کوئي انسانوں اور ممبروں کے اجتماع محض کا ايک جتها ' آنے والے مصائب سے نهيں بچاسکتا ' جب تـک که خود تمهارے اندر کوئي انقلابي تبديلي نهو ' اور جب تک که تم اپنے خدا سے ' اسکی راه ' اور اسکی مرضات کی راه ميں ' اپنے تئيں دے ڈالنے کا عملي عهد نه باندهلو ' اور اسی کے بتلائے هوے طريقه ' اور اسي کے حکم و ايما کے ماتحت هوکر ' اسکے نه هو جاؤ -

پس يهي هے - جسکي طرف ميں تمهيں بلا رها هوں ' اور يهی دعـوت هے ' جسکے پـــکار کی راه اُس نے مجهے دکهـلائي هے - ميں اٹها هوں ' پس تم بهي اٹهو ' تاکه هم سب ملکر اسکے دروازے کو کهٹ کهٹائيں ' اور هر طرف سے کٹکر صرف اسي کے هوجائيں - پهر وه جسطرف لے جاے ' اپنے تئيں چهوڑديں - کانٹوں پر لوٹاے ' تو اپنے تلووں کو زخمي کرديں - اور پهولوں پر چلاے ' تو انکے لطف و راحت سے لذت اندوز هوں - تلواروں کا زخم کهلاے ' تو اسکو غيروں کے مرهم سے زياده مجرب سمجهيں ' اور زهر کا تلخ و مهلک جام دے ' تو اُسے شربت قند و گلاب کي طرح مزے لے لےکر پي جائيں : -

پيـــکان تـــرا بجـــاں خـــريـــدار
من مرهم ديگـــران نخـــوا هـــم

* * *

الحمد لله که صداے " من انصاري الی الله " کيليے وهي خداے حکيم دلوں کو کهول رها هے ' جس نے اس صدائے دعوت الی الله و رسوله کو بلند کرايا هے - اسوقت تک روزانه ايک سو درخواستوں کا اوسط هے - ليکن شايد ابهي بهت سے لوگ هيں ' جو متامل ' اور بهت سے هيں جو اصليت و مقصد کي طرف سے پريشان هيں ' مگر وه ياد رکهيں که حکمة الهيه نے يهي طريق دعوت اس ليے قرار ديا تا که اسطرح سب سے اول هی دلوں کي آزمايش اور دعوونکا امتحان هوجاے - جنکے دلوں ميں سچا ولوله هوگا ' وه بغير اصليت کو پوچهے اٹهه کهڑے هونگے ' کيونکه انکے ليے اتنا اشاره هي کافي هوگا که الله کي راه کی دعوت ' اور اسلام کي ايک مخلص جماعت پيدا کرنا هے ' پهر خواه اسکي کوئي تدبير اور کوئي پيرايه هو ' که يه امور ' وسائل و ذرائع هيں ' اور اصل حقيقت انسے متاثر نهيں - هذه تذکرة ' فمن شاء اتخذ الی ربه سبيلا !

---

[ بقيـه مضمون صفحه تين کا ]

سرویوں نے اسعد پاشا کے ليے ڈوريزو کا راسته کهلواديا ' اور اسعد پاشا کي فوج کا ايک حصه فاتحانه طور پر داخل هوگيا -

اسعد پاشا کے متعلق بيـان کيـا جاتا هے که اسوقت وه مرکز البانيا کي حالت کا مالـک هے -

سب سے آخري خبر يه هے که سرويا نے البانيا کو بالکل خالی کرديا هے - آخري سروي بارکش جهاز اسعد پاشا کے داخـلے سے پہلے هي صبح کو ڈوريزا سے روانه هوگيا -

شايد جاويد پاشا اسعد پاشا کو دولة عثمانيه سے بالکل بے تعلق سمجهه رهے هيں ' اور يهی غلط فهمی اس معرکه کي بنياد هے -

نيز نهيں کها جا سکتا که ان خبروں کے تمام اجزا کهاں تـک موثق هيں ؟ بهر حال اميد هے که آينده هفتے تـک قسطنطنيه کي کوئی مفصل تلغراف خصوصي اس بارے ميں شائع کرسکيں گے -

# الهلال

۲۹ - جادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری

## حول ادرنہ

### افکار و نتائج

انجمن اتحاد و ترقي - انقلاب وزارت - صلح و جنگ - دفاع ادرنہ - و نظر بہ مستقبل -

( ۱ )

مصائب و حوادث کا نزول انساني آراء و معتقدات کیلیے سب سے بڑي آزمایش ہے - اور انسان کے اعتقاد کا شرف و احترام صرف اس میں مضمر ہے کہ ناگہاني حوادث کے ظہور کے وقت اسکے استقلال فکر' و قوت قیام راے کا حال کیا تھا ؟

پھر کتنے کمزور دماغ ہیں ' جو مدتوں کے نشو و نما یافتہ اعتقاد کو صرصر حوادث کے ایک جھونکے پر قربان کردیتے ہیں' اور کتنے ضعیف القلب ہستیاں ہیں' جو اپني راے کي قیمت ایک صداے رعد' اور ایک اضطراب برق کي لرزش مرعوبیت سے زیادہ ثابت نہیں کرسکتیں ؟

لیکن في الحقیقت یہ انسان کي سب سے بڑي کمزوري ہے - انساني راہ و اعتقاد کے شرف کو اس سے بہت اونچا ہونا چاہیے کہ اسکا استقلال حوادث و مصائب کے مقابلے سے عاجز ہو' اور اپنے ہستي قیام کو تغیرات کي رو پر چھوڑ دے - دنیا میں حوادث سے چارہ نہیں' پھر اگر تم نے اپني راے کي زندگي کا سررشتۂ حیات و ممات انکے ہاتھوں میں دیدیا ' تو اسکے یہ معني ہیں کہ خود تمہارے پاس کوئي روح فکر و ذہن نہیں - ہر لمحے میں تمہاري رائیں پیدا ہونگي' اور ہر دقیقے کے اندر انکے جنازے اٹھیں گے !

پھر یہ دنیا کي عظیم الشان ہستي ' یعنے انسان کي راے نہیں ہے ' بلکہ حیات حیواني کے وہ ابتدائي نمونے ہیں ' جو ہوا کي ایک حرکت سے مرتے ' اور رطوبت کے ایک قطرے سے پیدا ہوتے رہتے ہیں -

* * *

البتہ استقلال فکر' اور جمود راے میں فرق کرنا چاہیے - تمہاري راے اور اعتقاد کو مستقل اور محکم ہونا چاہیے ' لیکن جامد و غیر نشو پذیر نہیں ہونا چاہیے - دنیا کي ہر مادي و غیر مادي شے پر قانون ارتقا جاري ہے ' پس تمہاري راے اور عقیدے کو بھي ترقي کرنا چاہیے - ترقي سے مقصود یہ ہے کہ غلطیوں اور ضلالتوں سے نکلے ' اور حق و حقیقت کي طرف متصاعد ہو - وہ ہر اس تغیر و انقلاب کیلیے بالکل مستعد رہے ' جو حق کے ظہور و کشف سے اسپر طاري ہو ' اور جب ظہور صداقت کي تلوار اٹھے ' تو خود اپنے تئیں زخمي ہونے کیلیے پیش کردے ! !

اعتقادات و آراء میں یہ تغیر' جو قبول حق اور سماع صداقت سے ہوتا ہے ' دراصل استقلال و استحکام فکر کا منافي نہیں ہے ' بلکہ اسکا ارتقا اور نشو و نما ہے -

پس ضرور ہے کہ رایوں میں جمود' اور سماع حق و تلاش صدق سے اعراض نہو' لیکن اسکے ساتھہ ہي استقلال و قیام میں تزلزل بھي نہونا چاہیے - وہ ایک ایسي قوت ہو کہ حق کے مقابلے کے سوا ' دنیا کا کوئي حادثہ ' اور کوئي سخت سے سخت قوت بھي اسکو شکست نہ دیسکے -

* * *

سقوط ادرنہ اور تسلیم سقوطري (۱) کے واقعہ نے جو فوري اور ناگہاني اثر قلوب و افکار پر ڈالا ہے ' میں سمجھتا ہوں کہ استقلال راے اور استقامت فکر کے نقطۂ بحث کو پیش نظر رکھکر ' انپر ایک نظر ڈالني چاہیے -

سب سے پہلا اثر تو وہ مایوسي کي گھٹا تھي ' جس کو میں نے تقریباً ہر طرف محیط پایا ' اور میرا دل بہت غمگیں ہوا ' جب میں نے آنسوونکي چادر ہٹا کر دیکھا ' کہ جو لوگ دنیا میں صرف امید کیلیے پیدا ہوے ہیں ' وہ بدبختانہ مایوسي سے مغلوب ہو رہے ہیں' حالانکہ : و من یقنط من رحمتہ الا الکافرون ؟

باني ادرنہ : شہنشاہ آدریا نو-

اسي روماني شہنشاہ نے ایڈریا نوپل کو آباد کیا تھا اور پھر اسي کے نام سے مشہور ہو گیا - اصلي نام " ادریا نو - پولس " تھا - یعنے شہر ادریا نو - جیسے ایران کے قدیمي دار الحکومت جمشید کو " پرسي پولس " کہتے ہیں پولس یوناني میں شہر کے معني میں بولا جاتا ہے - پھر کثرت استعمال سے " ادریا نوپل " ہو گیا - یہ تصویر ایک سنگي بت کي ہے ' جو لندن کے برٹش میوزیم میں موجود ہے -

پھر میں دیکھتا ہوں کہ اس واقعہ کا ایک اثر' وہ رایوں کا تغیر' اور معتقدات کا انقلاب بھي ہے' جو ترکوں کے اسلامي دفاع' انجمن اتحاد و ترقي ' انقلاب وزارت ' صلح سے انکار و اصرار جنگ ' اور ایڈریا نوپل کے دفاع کي ناکامي کي نسبت' دماغوں اور فکروں میں پیدا ہوگیا ہے -

میں بہتوں کو جانتا ہوں جو کل تک اتحاد و ترقي کے مداح تھے ' مگر سقوط ادرنہ کي خبر سنتے ہي مخالف ہوگئے - گویا ایڈریا نوپل کے جنگي دفاع کي کامیابي و ناکامي' اتحاد و ترقي کي موافقت و مخالفت کي ایک طے شدہ شرط تھي' اور اب یہ لوگ شرط کے پورا نہونے سے اپنا معاہدۂ موافقت بھي فسخ کررہے ہیں' کہ اذا فات الشرط ' فات المشروط ! !

کامل پاشا کي وزارت کي شکست ' اور نئي وزارت کا صلح سے انکار بھي ان لوگوں کے خیال میں ایک ایسا مسئلہ تھا ' جسکے حق و باطل کا معیار صرف ایڈریا نوپل کي دیواروں کے نیچے تھا - پس جب بلغاري و سرویي فوج نے اسکو توڑ کر گرا دیا ' تو اسکي

---

( ۱ ) عربي میں شہر کو حوالہ کردینے کیلیے " تسلیم " کا لفظ بولا جاتا ہے ' جو لغت کے اعتبار سے بھي بالکل صحیح ہے -

مٹی کے ساتھ اس مسئلے کی صداقت بھی گزگئی ! یہ لوگ اب کہتے ہیں کہ جنگ سے تو واقعی صلح ہی بہتر تھی !!

* * *

لیکن افسوس ہے کہ میں اپنی رایوں کو اسقدر جلد پیدا کرنے اور پھر قتل کر ڈالنے پر قادر نہیں - میرا دماغ رایوں کا گھر ہے' پر میں اُسے مدفن بنانا نہیں چاہتا - میں انسان کی راے کو ایک قوت سمجھتا ہوں جو اندر ہی پیدا ہوتی ہے' اور جب مرتی ہے' تو اندر ہی کی کسی قوت سے مرتی ہے - میرے عقیدے میں باہر کے حوادث و واقعات اسپر موثر نہیں ہوسکتے -

مجھکو معلوم ہے کہ نئی وزارت جنگ کے اعلان کے ساتھہ قائم ہوئی - میں ابھی بھولا نہیں ہوں کہ ایڈریا نوپل کے تحفظ کی خاطر اپنی انتہائی قوت صرف کردینے ہی کیلیے ( انور بے ) باب عالی کے اندر داخل ہوا تھا -

مجھکو یاد ہے کہ طلعت بے نے کہا تھا : " ہم مٹ جائیں گے مگر اسلامی دنیا کو شرمندہ نہیں کرینگے "

پھر ساتھہ ہی میں یہ بھی تم سب کی طرح دیکھہ رہا ہوں کہ اس تمام عرصے میں نئی وزارت نے کوئی چھنا ہوا ملک دشمن سے واپس نہیں لیا - اسکی خبر بھی کوئی نہیں آئی کہ عزت پاشا نے چٹلجہا سے نکلکر سرویا اور بلغاریہ پر قبضہ کرلیا ہو - جنگ کیلیے اولین شے روپیہ ہے - یہ بھی سچ ہے کہ نئی وزارت کے لئی نیا خزانہ بھی آیا صرفیہ کی دیواروں کے نیچے سے نہیں نکلا' اور یورپ نے اپنے ادعائی حیاد(۱) کے برخلاف کوئی قرضہ بھی نہیں دیا -

اسکے بعد آخری خبر جو سب کو سننی پڑی' میں بھی سن چکا ہوں - یعنی ایڈریا نوپل ساقط ہوگیا' اور بلغاری فوج اسکے اندر فاتحانہ داخل ہوگئی -

لیکن باوجود اِن تمام یاد داشتوں' اور حافظے کی زندہ معلومات کے' اور باوجود ان حوادث و نتائج کے سماع اور مشاہدے کے' میں کہتا ہوں کہ میری جو راے ابسے تین ماہ پہلے انقلاب وزارت کے وقت تھی' اب بھی ہے - میں بہت سوچتا ہوں لیکن ایک لمحہ کیلیے بھی اپنی راے کو کسی تغیر کیلیے طیار نہیں پاتا -

ہاں' یہ سچ ہے کہ ایڈریا نوپل کے تحفظ کی سعی' نئی وزارت کا اعلان اولین تھا' اور وہ ساقط ہوگیا - مع اپنے عظیم الشان مقبروں اور مقدس مساجد کے - مگر الحمد للہ کہ میری راے کی تسخیر کیلیے ابتک مخالف اسباب پیدا نہیں ہوے ہیں - وہ ابتک بدستور قائم و مستقل ہے - مع اس راے کے' جو ابتدا سے عثمانی مسائل کی نسبت رکھتا ہوں' اور مع اُن خیالات کے' جو انقلاب وزارت کے وقت ظاہر کرچکا ہوں -

## انجمن اتحاد و ترقی

انجمن اتحاد و ترقی کی نسبت میں اس وقت کچھہ نہ کہونگا کہ مختصراً بار بار کہہ چکا ہوں' اور تفصیل کا یہ موقعہ نہیں - میری رائیں مہینوں اور لمحوں میں نہیں بدلتیں - میں نے جو خیالات الہلال جلد اول نمبر (۲) میں " تصادم احزاب و تنافس اقلام " کے عنوان سے ظاہر کیے تھے' اب تک اُن پر قائم ہوں - میری راے کا خلاصہ یہ تھا کہ : لہم حسنات و سئیات :

خلطوا عملا صالحاً — انہوں نے ملے جلے عمل کیے' اچھے بھی

وآخر سئیا ( ۹ : ۱۰۳ ) — اور برے بھی -

انکی غلطیوں پر شاید اوروں سے بہتر نظر رکھتا ہوں' مگر ساتھہ ہی مجبور ہوں کہ ٹرکی میں انکے سوا کوئی کارکن اور مخلص ملک جماعت نہیں پاتا - پس وہ اپنی غلطیوں کی وجہ سے مستحق نفرین نہیں ہیں بلکہ مستحق دعا ہیں کہ خدا آیندہ انکو ٹھوکروں سے بچاے -

وداع ادرنہ !!

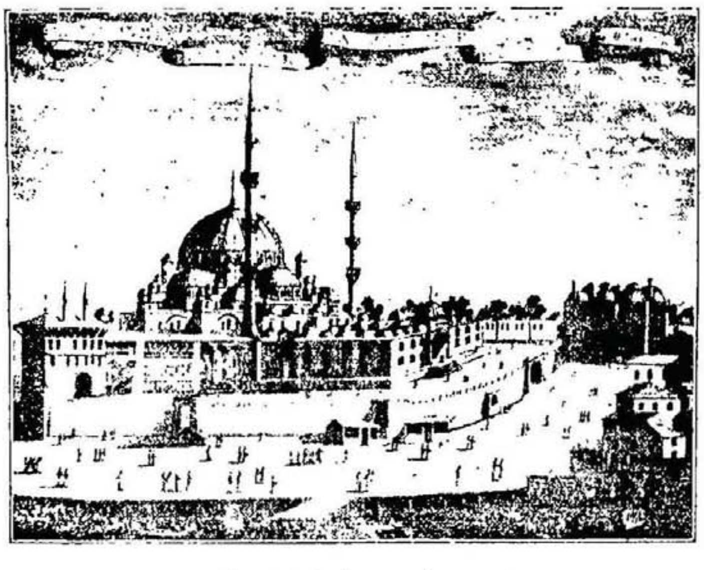

جامع سلیم ( ادرنہ ) کے نظارۂ خارجی پر ایک وداعی نظر !!

### المنار اور الہلال

اس عاجز کے بعض بزرگ احباب اس راے پر سخت برہم ہیں - علی الخصوص حضرۃ الفاضل المصلح الجلیل السید رشید رضا صاحب المنار (مصر) جن سے اس بارے میں' نیز تحریک لامرکزیۃ کی نسبت پانچ ماہ سے باہم طول طویل مراسلات جاری ہیں' اور ایک نتیجہ تک پہنچ جانے کے بعد انشا اللہ وہ تمام مراسلات الہلال یا المنار میں شائع ہو جائینگی - وہ اس عاجز کو اس بارے میں " گمراہ " اور " بے خبر " بتلاتے ہیں' اور ایک ایسے بزرگ کو' جو ہم دونوں کے دوست ہیں' اپنے مکتوب مبارک میں لکھتے ہیں کہ " و منہم صاحبنا ابوالکلام' و ہو رئیس المجانین " یعنی ایسے ہی مخلص مگر گمراہ لوگوں میں سے ہمارا دوست ابوالکلام ہے' اور وہ پاگلوں کا سردار ہے ! "

وہ مجھے " رئیس المجانین " سے ملقب کرتے ہیں' مگر میری راے کے استقلال کا دوسرا نمونہ یہ ہے کہ میں انکو " رئیس المصلحین " سمجھتا ہوں اور ہمیشہ سمجھتا رہونگا - اس بزرگ انسان کی عزت میرے دل میں ہے' کیونکہ میں اسکو جانتا ہوں' اور اُسکی خدمات دینیہ کا معترف ہوں - پس دعا کرتا ہوں کہ اگر اس بارے میں میری راے غلطی پر ہے' تو اللہ تعالی جلد میری ہدایت فرماے' اور مجھپر حقیقت کے منکشف کرنے میں دیر نہ کرے : واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم -

---

( ۱ ) ناطرفداری اور دونوں فریقوں سے الگ تھلگ رہنے کو انگریزی میں نیوٹریلٹی

کے کاموں کیلیے ایک عجیب الخلقۃ منطق کی بنا پر معیار حق و باطل سمجھتے هیں ' انکو اس وقت سامنے آنا چاهیے -

اس مسئلے پر غور کرنے کیلیے زیادہ سے زیادہ حسب ذیل دفعات قرار دی جاسکتي هیں :-

(۱) دول یورپ نے اپنی پچھلی یاد داشت میں ایڈریا نوپل کي حوالگي پر زور دیا تھا ' اور کامل پاشا کي وزارت نے سر جھکا دیا تھا ' مگر اتحاد و ترقي نے ایڈریا نوپل کي حوالگي کو اسلامی شرف و وقار اور عثماني روایات کیلیے خود کشي بتلایا ' اور اسي بنا پر قوم اور فوج میں برهمي پیدا کرائی ' اور وزارت کا تختہ الٹ دیا - لیکن اسکا نتیجہ کیا نکلا ؟ یہی کہ جو چیز عزت سے مانگی جاتي تھي ' بالاخر شکست کي ذلت کے ساتھہ جبراً دیني پڑي ؟

(۲) پھر آخري نتیجہ تو اس سے بھي بدتر نکلا ' کیونکہ اس صورت میں بلغاریا ایڈریا نوپل کي اسلامي آبادي اور مقامات متبرکہ کي حفاظت و احترام کا وعدہ کرتي تھي ' لیکن اب ' جبکہ جبراً لے لیا گیا ' تو وہ بات بھي جاتی رهی -

(۳) نئي وزارت نے جنگ میں کونسي ایسي تبدیلي پیدا کردي ؟ نہ تو انور بے نے صوفیا فتح کیا ' نہ فتحي بے بلغراد اور ستنجی پر قابض هوا - کوئي نئی فتح یابي ' اور کسي حصۂ زمین کي واپسي نئی وزارت سے بن نہ آئي - بلکہ ایڈریا نوپل ' جنینا ' اور سقوطري بھي هاتھہ سے گئے -

(۴) پس کیا شوکت پاشا اور کامل پاشا ' دونوں نتیجہ کے لحاظ سے جنگ کیلیے یکساں نہیں هیں ؟

یہی اعتراضات هیں جو باشکال مختلفہ سامنے آئے هیں - میں بہت اختصار و ایجاز اور محض بطور اشارات کے جواب عرض کرونگا ' کیونکہ آجکل الہلال کے صفحات افتتاحیہ بوجہ تحریک تشکیل " حزب اللہ " بالکل رکے هوے هیں اور مزید گنجایش مفقود ہے - یہ بھی جو لکھہ رها هوں ' تو صرف اسلیے کہ موجودہ حالات کي مایوسیوں کا اثر بالواسطہ قواء عمل و استعداد کار پر بھی پڑتا ہے ' اسلیے ضرور ہے کہ پہلے غلط فہمیوں کو صاف کردیا جاے - ورنہ میں تو آجکل اپنے پیش آنے والے کاموں میں اسطرح غرق هوں کہ ان چیزوں کے لکھنے کا اب کوئی ولولہ هی اپنے دل میں نہیں پاتا - اور احباب یاد رکھیں کہ میري تمام تحریریں دل کے ولولے هي پر موقوف هیں - یہ دوسري بات ہے کہ لکھنا هر حال میں پڑتا ہے -

فاقول و باللہ التوفیق:

## ( ۱ )

سب سے پہلے پہلي بحث پر نظر ڈالیے - پھر میں ان ناداں سے ' جنھوں نے اپني راے کی باگ حقائق امور کے هاتھہ میں نہیں ' بلکہ وساوس و خطرات امید و بیم ' اور جذبات و امیال حزن و نشاط کے هاتھہ میں دیدي ہے ' یہ پوچھنے کا حق رکھتا هوں کہ

## کیا انکي اصطلاح میں خود کشي اور موت ' دونوں ایک هي هیں ؟

اگر ایک بیمار جاں بلب هو ' تو کیا ایک قدیم یوناني فلسفہ کي طرح ' اسکو وقت سے پہلے مار ڈالنا چاهیے ' یا آخر وقت تک علاج و سعی اور جد و جہد کے ذریعہ بچانے کي کوشش کرنا چاهیے ؟

جو لوگ ایڈریا نوپل کو نہ بچاسکنے کی وجہ سے اسکا بخوشي دیدینا جائز بلکہ ضروري بتلاتے هیں ' کیا وہ ایک بیمار شخص کو جو حد درجہ ضعیف هوگیا هو ' یہ مشورہ دینے کیلیے طیار هیں کہ وہ خود کشي کرلے ' کیونکہ کسي نہ کسي دن تو اسکي جان ملک الموت جبراً لے هي کر چھوڑے گا ؟

اوروں انسان هیں ' جو اپنے بیمار عزیزوں کا جاں کنی کی آخري گھڑي تک علاج کرتے هیں ' لیکن تدبیر انساني مشیت الہي سے شکست کھاجاتی ہے ' اور بالاخر انکي جان حوالۂ موت هونے سے نہیں بچتی - یہ حالت دیکھکر انکے عزیز روتے هیں ' اور انکي موت پر ماتم کرتے هیں ' پر یہ تو کوئی نہیں کہتا کہ مرنے والے کو جب مرنا هي تھا ' تو کیوں نہ هم نے اپنے هاتھہ سے گلا گھونٹ کر مار ڈالا ؟ یہ سچ ہے کہ ایڈریا نوپل کي حفاظت کا تاریخی دوام بالاخر جاں بر نہوسکا ' لیکن اسپر هم رو سکتے هیں ' پر یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ جانے والے ایڈریا نوپل کو خود هي اپنے هاتھوں سے کیوں نہیں دیدیا ؟

ایڈریا نوپل قسطنطنیہ کے علاوہ یورپ میں همارا آخري مقام عزت تھي - وہ آل عثمان کي عزت و عظمت کا منارہ ' اسلامي فتوحات اخیرہ کا صفحۂ افتخار ' سلاطین عثمانیہ کا مدفن ' قدیمي عثماني دار الحکومت ' یوناني و روماني عظمۃ مخذولہ کي یادگار مفتوحہ ' اور اسلام کي ضرب شمشیر کا ایک گہرا مسیحي زخم تھا - پھر قسطنطنیہ کا ایک کھلا دروازہ ' اور شاخ زرین کے قفل عظمت کي طلائي کلید تھي -

ایسي متاع عزیز و محبوب کو ایک عدیم النظیر قزاقی ' اور ایک شرمندہ کن انسانیۃ بے حیائي کے ساتھہ ' دور موجودہ کا تخت ابلیس لعین ' اور انسانیۃ مظلومہ کیلیے وجود مجسمۂ لعنت و عذاب الیم ' یعنی دول متحدۂ یورپ ( قاتلھم اللہ تعالی ) هم سے طلب کرتا تھا ' تاکہ هم اس جنس گرامی کو بغیر ایک قطرۂ دفاع کے بہاے ' بخوشی دیدیں ' اور اسطرح اسلام کے دامن عصمت پر اپني کمزوریوں اور بزدلیوں سے جو صدھا دھبے هم لگا چکے هیں ' اُن میں ایک سب سے آخري مگر سب سے زیادہ ذلت بخش ' اور شرم انگیز دھبے کا اضافہ کر دیں !!

پھر آنے والی تمام نسلیں هم پر لعنت بھیجیں ' اور وہ تاریخ میں حسرت و ندامت کے ساتھہ پڑھیں کہ هماري ذلت و بدبختي یہاں تک پہنچ گئي تھی کہ عزت اسلامي کو اگر بچانے سے عاجز تھے ' تو اسکے لیے خون بہانے سے بھي مجبور هو گئے تھے !!

( کامل پاشا ) کے اندر صلیب کي غلامی کا آسیب حلول کر گیا تھا - انگلستان کے آستانۂ صلیبی پر اسکي نود سالہ پیشاني جبہہ سائي کر رهي تھي - یقیناً وہ ایسا کرسکتا تھا ' جسکی اس نے چالیس لاکھ فرزندان اسلام کي آخرین ذلت و رسوائي کیلیے مخذول و نامراد سعي کی تھي ' لیکن اگر آج سقوط ادرنہ کي خبر سنکر مسلمانان عالم ' اور علي الخصوص مسلمانان هند کی زباں سے بھي ( جو اپنے جوش اسلامي کیلیے آج تمام ترکي میں ضرب المثل هو رهے هیں ) ایسے کلمات سفیہہ و رذیل نکلتے هیں ' تو میں نہیں سمجھتا کہ اپنی بدبختي پر کیونکر ماتم کروں ؟ کیونکہ پھر تو واقعي مسلمانوں کي سیزدہ صد سالہ عزت کا خاتمہ هوگیا ' اور ملۃ قوم الہیہ کي ذلت و رسوائي کي انتہا هوگئي - هم لوگ صرف عالم مادیہ کي شوکت و فرماں روائي هي کے مدعي نہ تھے ' بلکہ هماري اصلي عظمت اقلیم دل اور عالم روح و عواطف معنویہ کي تھي - بلغاریا اور سرویا نے ایڈریانوپل کو جس معیر العقول اور مافوق العادہ دوام ملي کے بعد لیا ہے ' اور پھر جیسي عدیم النظیر شکست کے بعد اس فتح کے ادعا کا آسے موقعہ ملا ہے ' وہ همارے لیے خواہ کتنا هي غم انگیز هو ' مگر ذلت انگیز نہ تھا ' لیکن اگر اس مدافعۃ پر ایک لمحہ کیلیے بھي کسي قلب مومن میں تاسف و انفعال پیدا هوتا ہے ' اور یورپ کے مطالبۂ ادرنہ کے وقت کو حسرت کے ساتھہ یاد کرتا ہے ' تو پھر یقیناً بلغاریا اور سرویا نے نہیں مگر خود هماري بدبختي نے همارے منحوس چہروں پر ایک دائمي ذلت کا داغ لگا دیا ' اور یقیناً اب هم کو خود کشی هی کرلیني چاهیے !!

# مذاكرۂ علميّہ

## قطب جنوبي

کپتان رابرٹ اسکاٹ

( ٤ )

### سرگذشت مہم کے آخري صفحات

اواٹیس کي حالت اس درجہ یاس انگیز تھي کہ جب شب کو سوتا تھا تو صبح کو زندہ اٹھنے کي امید نہیں ہوتي تھي - اسي حالت میں کئي ہفتے گذر گئے - ۱۶ - مارچ کي صبح کو اٹھا تو برفبار اندھي (Blizzard) چل رہي تھي - اواٹیس نے اپنے رفقا سے کہا کہ میں باہر جاتا ہوں - اسکاٹ لکھتا ہے : " ہم جانتے تھے کہ وہ موت کے منھہ میں جا رہا ہے - ہم نے اسکو ہر چند اس ارادے سے باز رکھنا چاہا مگر اس نے نہ مانا اور چلا گیا - اسکے بعد پھر ہم نے اسے نہیں دیکھا " -

اواٹیس کے جانے کے بعد اسکاٹ ' ولسن ' اور باورس شمال کي طرف بڑھے - موسم غیر معمولي اور پر خوف تھا - اس حالت میں جسقدر تیز چل سکتے تھے یہ لوگ چلے - ۲۱ - مارچ سنہ ۱۲ - ای عرض البلد کے ۷۹ - درجے اور ۴۰ - دقیقے تک پہنچے - اب یہ لوگ ون ٹن کیمپ سے ۱۱ - میل کے فاصلہ پر تھے - بالکل ممکن تھا کہ ون ٹن کیمپ تک پہنچ جاتے ' مگر سوء اتفاق سے ایک سخت برفبار اندھي چلي - اسکاٹ ۲۵ - مارچ کے آخري پیغام میں لکھتا ہے : " چار دن لوگ خیموں سے باہر نہ نکل سکے ' کمزور اس درجہ ہوگئے ہیں کہ لکھنا بھي مشکل ہے " - دیگر یاد داشتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصے میں غذا اور ایندھن بھي ختم ہو گیا تھا -

ان مصائب کے اسباب کیا تھے ؟ اس پر خود اسکاٹ نےاپنے ۲۵ - مارچ کے آخري پیغام میں بحث کي ہے - وہ لکھتا ہے :

" یہ تمام مصائب انتظامي نہیں بلکہ بدقسمتي کا نتیجہ ہیں - ۱۱ - مارچ کو ایک یابو ضائع ہوگیا جس سے ہماري روانگي میں سخت تعویق ہوئي - موسم کي خرابي جو تمام بیروني سفر میں رہي اور ۸۳ - درجے کي طویل اندھي نے بھي ہمیں روک لیا - گلیشر کے حصہ زیرین کي برف نے ہمارے قدموں کے درمیاني فاصلہ کو کم کردیا - اچھے موسم میں گلیشر قطع کرنا کوئي مشکل نہیں مگر جب ہم یہاں پہنچے تو ہم کو ایک دن بھي اچھا نصیب نہیں ہوا - یہ اُن مصائب کے مقابلہ میں کچھہ بھي نہ تھے جو سد میں ہمارا انتظار کر رہے تھے - یہاں ایسے حالات پیش آئے کہ دنیا میں کسي کو بھي انکي امید نہیں ہو سکتي تھي - چوٹي پر عرض البلد کے ۸۵ - سے ۸۶ - درجے تک درجة الحرارت ۲۰ - سے ۳۰ - زیر صفر (Minus) رہا - سد میں عرض البلد کے ۸۲ - درجے پر درجة الحرارت دن کو ۳۰ - زیر صفر ' اور ۴۷ - زیر صفر رہا - "

سب سے آخري مصیبت ۱۱ - کا طوفان تھا - یہ اسقدر شدید تھا کہ اسکاٹ لکھتا ہے : " شاید ہي دنیا کي کوئي بدقسمتي اس آخري صدمہ سے بڑہ سکیگي " غرض اسي حالت میں مہم کے بقیة السیف اعضاء بھي شہید ہوے - کب ہوے ؟ یہ ہنوز غیر معلوم ہے اور شاید ہمیشہ غیر معلوم رہیگا -

### مفقـــود الخبـــري

۲۵ - مارچ کے بعد عرصہ تک مہم کي کوئي خبر نہیں آئي ' اسلیے ایک جماعت تفتیش حال کے لیے ترتیب دي گئي - اس جماعت کے دو حصے تھے ' جنمیں سے ایک مسٹر رائٹ (Mr. Wright) کے زیر سرکردگي تھا - یہي مفتش مہم تھي ' جسے ۱۲ - نومبر کو اسکاٹ کیمپ کے اندر اسکاٹ ' باورس ' اور ولسن کي لاشیں ملیں -

اس جماعت نے خیمہ کے اندر لاشیں رکھیں - برف کا ایک نشان بنایا جس پر ایک صلیب نصب کي - ایک کتبہ کندہ کیا جسمیں ان شہداء علم کے نام ' آنے کا مقصد ' سنہ ' اور ماہ وغیرہ وغیرہ مندرج تھا -

### ماتمگساري

سنٹرل نیوز ایجنسي نے اسکاٹ کي موت کي خبر شائع کي تو فوراً شاہ جارج نے لارڈ کرزن صدر انجمن جغرافي شاہي کو تعزیت کا تار دیا - مسز اسکاٹ اسوقت فرانسیسکو نامي جہاز پر تھیں - تمام دن ان کو تعزیت کے تار پہنچتے رہے - اسکاٹ کي موت ایک قومي صدمہ سمجھا گیا اسلیے ٹفٹ (صدر جمہوریة امریکہ) ' ڈاکٹر ولسن (سابق صدر جمہوریة امریکہ) تمام مستعمرات برطانیہ ' غرض دنیا کے ہر گوشہ سے شاہ جارج کے پاس تعزیت کے تار موصول ہوے - دنیا کے مشہور مجامع جغرافیۂ و فنون نے مجلس ہاے تعزیة منعقد کیں ' اور دنیا کے تمام اخبارات نے اس شہادت علمي پر افتتاحیات لکھے - مصور رسالوں نے اسکاٹ کے رفقاء ' اسکے جہاز ' اسکي بیوي ' اور اس کے بچے کي متعدد تصویریں شائع کیں ' اور یادگار و تذکاري اشاعت خصوصیہ مرتب کیں - مختصراً یہ کہ اسکاٹ کا ماتم اس قدر بلند آہنگي سے کیا گیا کہ بڑے بڑے شاہوں اور فاتحوں کو بھي ایسي تعزیة عظمیہ نصیب نہ ہوئي ہوگي - اسکاٹ سے زیادہ اسکي با اقبال قوم کي یہ حالت قابل صد رشک و ہزار داد و تحسین ہے : فطوبیٰ لرجل ' یعیش و یموت في قوم ' یعرف اقدار الرجال ! !

یورپ مردہ پرست نہیں ' پھر یہ جو کچھہ ہوا کیوں ہوا ؟ اسلیے کہ یہ ابطال پرستي ہے ' اور بطل پرستي ہي میں مردم خیزي مضمر ہے - جو قومیں زندہ ہیں وہ اپنے ابطال و مشاہیر کي پرستش کرتي ہیں انکي تنویہ و تشہیر کرتي ہیں - انکي یاد گاریں قائم کرتي ہیں ' کیونکہ وہ جانتي ہیں کہ قوم میں بہت سي بطل نہاد طبیعتیں ہوتي ہیں مگر سوء اتفاق سے تاریک فضاء میں نشوو نما پاتي ہیں - پس انکے سطح عام پر آنے کے لیے شمع راہ کي ضرورت ہے ' اور وہ ابطال اور صرف ابطال ہي کے امثال کو نمایاں کرنے میں ہے -

### سـرمـایـۂ امـداد

اسکاٹ کا تعلق ایک ایسي قوم سے تھا جو اپنے ابطال اور انکے پس ماندگان کے حق میں اپنے عزیز و اقارب سے بھي زیادہ فیاض ہے - اسلیے اپنے اہل و عیال کے تکفل کي درخواست نہ صرف پیمانۂ بطالة (Heroism) سے گري ہوئي بلکہ غیر ضروري بھي تھي ' مگر با ایں ہمہ اسکاٹ نے اپنے آخري پیغام میں اس طرف اشارہ کیا تھا - اسکے جواب میں انگریزي قوم نے زبان عمل سے لبیک کہا ہے -

انجمن مہم انطہ طیقي برطانوي ' اخبار ڈیلي ٹیلیگراف ' اور مینشن ہاؤس میں اعانہ کے فنڈ کھولے گئے ہیں - مینشن

[ بقیہ مضمون کے لیے صفحہ ۹ ملاحظہ ہو ]

# مقالات

## صفحـــة من تاريخ الحـــرب

— * —

تاریخ حـــرب کا ایک صفحہ

— * —

## مدافعـة محصورين

## محـــاصرۂ قـرطـاجـنـــہ

(۳)

### تاریخ دفاع امم کا ایک حیرت انگیز افسانہ

اهل قرطاجنہ نے رونا دهونا موقوف کیا ' اور شہر کے حصار و تحصین کي تدبیرات میں مصروف هوگئے - انہوں نے اپنے بڑے بڑے هیکلوں اور مندروں کو ' جنکي دیواریں قلعوں کي طرح محکم ' اور جنکے احاطے فوجي میدانوں کي طرح وسیع تھے ' بجاے قلعہ اور حصار کے استعمال کیا - شہر کي تمام عمارتیں اپنے هاتهہ سے منہدم کردیں ' تا کہ غیروں کے هتیاروں کي لعنت سے نا پاک نہ هوں ' اور ان میں جسقدر مختلف اقسام کي معدنیات مثل لوہے اور تانبے وغیرہ کے استعمال کي گئي تهیں ' وہ سب نکالکر گلا دیں ' نیز انکي لکڑیاں اور تختے بهي بکثرت جمع هوگئے -

تمام اهل شہر نے اپنے هر قسم کے اشغال حیات معطل کردیے - عورت ' مرد ' بڑھے ' بچے ' سب لوگ رات دن لگا تار کام کرنے میں مصروف هوگئے - عمارتوں سے نکالي هوئي معدنیات کو گلا کر انسے هر قسم کے هتیار طیار کرتے ' اور لکڑي سے تلواروں کے قبضے اور نیزوں کے دستے بناتے - تمام عورتوں نے اپنے سر کے وہ حسین بال ' جنکي حسن و رعنائي جنس آناث کا بهترین سر مایۂ جمال ہے ' جمال حریت و شرف وطن پر قربان کردیے ' اور انکو کاٹ کاٹ کے دیدیا ' تا کہ انکي لڑوں کو بٹ کر دوڑیوں کي جگهہ منجنیقوں کي رسیاں اور کمانوں کے چلے بناے جائیں ' اور انسے اُڑ کر نکلنے والے تیروںسے دشمنان ملت و اعداء وطن کے سینے زخمي هوں !

چند دنوں کي شبانہ روز کي محنت میں انہوں نے اپنے تمام انتظامات مکمل کر لیے - هر طرح کے هتیاروں سے انکا ذخیرۂ جنگ لبریز هو گیا ' اور ایک باشندۂ قرطاجنہ بهي ایسا باقي نہ رها ' جو نہتا هو ' اور کوئي مفید آلۂ جنگ اسکے پاس نہو !

### رومیـــوں کي یلغـــار

رومي اتهیکا میں تھے - انہوں نے ان طیاریوں کا حال سنا تو هنسے اور یلغار کرتے هوے روانہ هوگئے - انکا خیال تها کہ پچهلے حملے میں با وجود سامان جنگ اور اسلحۂ و آلات کي موجودگي کے ' بغیر مقابلہ قرطا جیوں نے شہر حوالے کردیا تها ' تو اب بے دست و پائي کي حالت میں کیا مقاومت کرینگے ؟ لیکن انهیں معلوم نہ تها کہ

**دلوں کي اقلیم میں منٹوں اور لمحوں کے اندر انقلاب هو جاتا هے - اور اسي کے انقلاب سے اس دنیا کے انقلابات وابستہ هیں !**

رومي اپنے زعم باطل کے نشے میں سر شار چلے آتے تھے ' لیکن جب شہر کے قریب پہنچے تو انکي آنکهیں کهل گئیں ' اور انہوں نے دهشت و تحیر کے عالم میں دیکها کہ جس قرطاجنہ کو چند هفتے پیشتر چهوڑ گئے تھے ' جنوں کي سي مخفي قوت ' اور جادو گروں کي سي ساحرانہ طاقت سے وہ بالکل بدل گیا هے - اب قرطاجنہ ایک بے پناہ اور بے هتیار آبادي نہیں هے ' جیسي کہ بجبر و ظلم بنا دي گئي تهي ' بلکہ ایک محکم و نا قابل تسخیر قلعہ بند حصار ' جو نو تعمیر برجوں ' اندر جابجا رکهي هوئي منجنیقوں ' اور کمانیں چڑھاے هوے مسلم مدافعین کي صفوں سے مستعد پیکار و دفاع هے !!

اهل قرطاجنہ کے پاس جنوں اور ساحروں کي کوئي مخفي طاقت تو نہ تهي ' پر حریت پرستي اور جوش ملي و وطني کا ایک مقدس فرشتہ ضرور تها ' اور اُس کي طاقت کے آگے جنوں اور ساحروں کي مزعومہ قوتیں بهي هیچ هیں !

مجبور هوکر رومیوں نے محاصرہ کرلیا اور اپني فوج چاروں طرف پهیلا دي - انکے آلات جنگ نہایت خوفناک تھے ' اور فوج کي مقدار بهي بے شمار ' لیکن با ایں همہ انکي کوئي کوشش محصورین کي جانفروشیوں کے آگے نہیں چلتي تهي ' اور جب کبهي هجوم کرکے بڑھتے تھے ' معاً بربادي و هلاکت کے ساتهہ پسپا کردیے جاتے تھے !!

یہاں تک کہ محاصرے نے بہت طول کهینچا - کامل دو برس گذر گئے ' لیکن محصورین کا عزم و ثبات ایک کوہ عظیم تها ' جس سے رومي طاقت ٹکراتي تهي اور چورا هوتي تهي -

### محاصرہ کا تیسرا سال

اور خاتمہ

جمہوریۃ روم کامل دو سال کے محاصرے سے عاجز آگئي - تیسرے سال کا آغاز هوا ' تو قدیمي سپہ سالار کي جگہ طاسطیوس

[ بقیہ مضمون صفحہ ۸ کا ]

هاؤس فنڈ میں شاہ جارج اور ملکہ میري نے سو سو پونڈ اور شاہ و ملکہ ناروے نے ۵۰ - ۵۰ پونڈ دیے هیں -

ریجسٹر نامي اخبار نے دو فنڈ کهولے هیں : ایک ون شلنگ فنڈ اور دوسرا ون پیني - پہلا جوانوں اور بوڑھوں کے لیے هے ' اور دوسرا صرف بچوں کے لیے - ون پیني فنڈ سے آسٹریلیا کے تمسکات خریدے جائینگے اور اُسکا سود مسز اسکاٹ کو ملیگا - ۲۳ - فروري سنہ ۱۳ - تک کل سرمایہ امداد ۳۰ - هزار پونڈ تک هو چکا تها -

### نتـــائج علمیـــہ

اس مضمون کا اصل حصہ درحقیقت نتائج علمیہ هیں - اس سلسلے میں جو معلومات فراهم هوئي هیں ' انکا تعلق تین مختلف علوم یعني علم طبقات الارض ' علم وظائف الاعضاء ' اور علم جغرافیہ سے هے - یہ معلومات ان علوم کے علماء خصوصین (Speoichisth) کو دیدي گئي هیں اور وہ انکے مطالعہ میں مصروف هیں - جب نتائج مطالعہ شائع هونگے ' تو ان شاء اللہ العزیز هم انکے تراجم کي اشاعت کي کوشش کرینگے -

( Tacitus ) نامي ايک شجاع و باسل رومي افسر کو مقرر کيا گيا ' جسکي جنگي قابليت اُس وقت تمام روم ميں مسلم تهي -

طاسطيوس نے آکر ديکها که اهل قرطاجنه کے جنگي دفاع کے آگے تمام فوجي قوتيں بيکار گئي هيں' اور اگر محض جنگي قوت پر اکتفا کرليا گيا تو برسوں بيکار جائيں گي - اسليے اس نے سب سے پہلے اسکي کوشش شروع کي که کسي طرح باهر سے رسد کے پہنچنے کے راستے بند کردیے جائيں ' تاکه محصورين فاقے کے خوف سے خود بخود شہر کهولديں -

اهل قرطاجنه کيليے دونوں راستے کهلے تهے - خشکي کا بهي اور سمندر کا بهي - طاسطيوس نے پہلے راستے کو يوں بند کرديا که ايک مرتبه هي تمام فوجي قوتوں کو مجتمع کرکے شہر پناه کي طرف بڑهنا شروع کرديا ' اور اسقدر قريب پہنچکر که ايک تير کے فاصلے سے زيادہ مسافت باقي نہيں رهي تهي ' فوج کو چاروں طرف پهيلا ديا - خشکي کي راه سے جسقدر نقل و حرکت اور آمد و رفت هوتي تهي' اب وه سب دشمنوں کے حملے کي زد پر آگئي تهي اور انکي نظروں سے پوشيده هوکر شہر ميں داخل هونا ممکن نه تها -

### اهل قرطاجنه کي ايک سخت غلطي

— • —

بحري راستے کي بندش کيليے اُسنے ساحل پر ايک سنگي عظيم الشان بندرگاه تعمير کرانا شروع کرديا ' تاکه وهاں بحري قوت هر وقت موجود رهے' اور جن کشتيوں اور جہازوں پر محصورين کو رسد کي امداد بهيجي جاتي هے' انکو راه هي ميں برباد اور گرفتار کرليا جاسکے -

اهل قرطاجنه کو اسکي خبر هوئي' مگر بعد از وقت - اگر ابتدا هي ميں انهوں نے اپني کشتياں بهيجکر دريا کي طرف سے حمله شروع کرديا هوتا تو رومي کسي طرح بندرگاه کي تعمير ميں کامياب نہو سکتے - انکي بحري قابليت جنگ اهل قرطاجنه کي هزار ساله بحري زندگي کا مقابله نہيں کرسکتي تهي - ليکن انهوں نے بري راه کے بند هوجانے کے بعد سمندر کي راه پر اعتماد کرليا' اور اسکي طرف سے غافل هوگئے - بعد کو جب نقصان هوا' تو وقت هاتهه سے نکل چکا تها - انهوں نے چند کشتياں حملے کيليے بهيجيں' ليکن کچهه نقصان نه پہنچا سکيں' اور روميوں نے بندرگاه بنا کر بحري راه بهي بند کردي !

### عسرت و بدبسرت !!

... ... کے ... اور ... ' جس کے ... هے ' جس سے هزاروں ... هوگئے ... سے ايک ... هوئے ... کي ... جنکے موجوده مادي قوتوں کي ... نہيں تهي که چند ... سے ... هوئے ... تهے' ... کے ... سے ... هوئے ... کے چلے' مگر وه ... کي ايک عظيم ... ... جيسي ... و ... فوج کو تين سال تک ايک ... کهڑے رهنے ديتي' اور پهر اسکا مطلب

کے ليے ايک سال کا زمانه صرف کرے' اور پہاڑوں کي چٹانيں کاٹ کاٹ کے' عظيم الشان عمارتيں اور بندرگاه تعمير کيے جاتے هيں !

هے ايک خلق کا خون اشک خونفشاں په مرے
ستم‌زدگي طرز اُٹهے دامن اُٹهانے کے آنے کي !

جب کبهي انسانوں کے دل اپني قوم اور اپنے وطن کي عزت کيليے باهم مل جاتے هيں ' اور اپنے اندر سچا جوش اور محکم ولوله پيدا کرليتے هيں ' تو پهر انکي محير العقول اور ما فوق العادة قوتوں کے معجزات و خوارق کا ايسا هي حال هوتا هے : وفي ذالک' فليتنافس المتنافسون ' (۱۸:۸۳) و ان في ذالک لايات ' وما يعقلها الا العالمون -

* * *

اب اهل قرطاجنه کو لا علاج مشکلوں سے سامنا هوا ' اور محاصره کے مصائب روز بروز زياده محسوس هونے لگے - قواد جنگ کي کمي کا وه اپنے جوش و فدا کاري سے علاج کرسکتے تهے ' ليکن غذا کي فطري ضرورت' اور حاجات جسمانيه کے داعيهٔ طبيعيه کا انکے پاس کيا علاج تها ؟ راه مرور و درآمد رسد کے بند هو جانے سے وه بالکل مجبور هوگئے -

النار و لا العار

اهل قرطاجنه نے شہر ميں آگ لگادي هے' اور سب لوگ کود کر جل رهے هيں

طاسطيوس نے ديکها که اسکي تدبير کار گر هوگئي هے' پس اُس نے آخري حملے کي طياري شروع کردي ' اور اسميں يه ايک سخت پر فريب حيلهٔ و خدع سے کام ليا - يعني سب سے پہلے اپني طياريوں کو بندرگاه کي طرف سے شروع کيا اور فوج کا ايک بڑا حصه الگ کرکے منتظر حکم طيار رکها - اهل قرطاجنه کي خاک وطن پر وفاداري کے آخري دن قريب آگئے تهے - وه اس دهوکے کو نه سمجهے' اور يقين کرليا که دشمن بندرگاه کي طرف سے هي حمله آور هوگا' پس انهوں نے اپني تباهي کي خود هي طياري کي' اپني تمام فوجوں کو اسي رخ پر متوجه کرديا' اور اُس جانب کے چوبي مورچوں ميں آگ لگادي -

ليکن يه بے فائده تها - رومي اس جانب سے آنا هي نہيں چاهتے تهے' جب انهوں نے ديکهه ليا که محصورين پوري طرح اس رخ پر آگئے هيں تو فوراً مضطر اور محفوظ لشکر کو حکم ديا که شمالي جانب هجوم کرکے بڑهجائيں - يه تدبير پوري طرح کامياب هوگئي - رومي بغير کسي نقصان کے بڑهتے گئے ' اور شہر پناه کے پاس پہنچے تو مقابلے کا بالکل سامان نه تها - انهوں نے رنگي گرزوں اور سنگين هتهوڑوں سے دروازے توڑ ڈالے اور محفوظ و مطمئن شہر ميں داخل هوگئے -

### آخري ساعات جنگ

اهل شہر کي آنکهيں کهليں تو اُس وقت ' جب خونخوار درندوں کي طرح دشمنوں کے غول آشام فول شہر کے کوچوں اور مکانوں بازاروں ميں پهيل گئے تهے ' اور تدارک کا وقت نکل چکا تها !

تاهم جو آگ حفظ وطن کي تين سال سے جل رهي تهي ' وه اس قدر جلد بجهه نہيں سکتي تهي - باوجوديکه اب سعي و تدبير کا وقت جاچکا تها اور آخري ساعات سر په تهيں' تاهم اهل شہر ذلت کے فرار کي جگه' عزت کي موت اور مقابله موت کيليے طيار هوگئے اور وسط شہر ميں جمع هونا شروع کرديا - عورتيں گهروں کي چهتوں پر چڑهگئي تهيں اور اينٹيں ليکر دشمنوں پر تير برسا رهي تهيں -

بچے دریچوں میں کھڑے تھے ' اور اعداء وطن پر پتھر پھینک رہے تھے - ایک ایسی سخت خونریزی عرصہ تک جاری رہی ' جس نے تمام شہر کو خون اور لاشوں کا سمندر بنادیا - عشاق وطن اور فدائیان ملت اپنی اُن عزیز جانوں کو' جنھیں تین سال تک عشق وطن میں نذر مصائب و شدائد رکھا تھا ' ہتیلیوں پر لے کر بڑھتے تھے ' اور خونخوار دشمنوں کی تلواروں اور تیروں پر اس بے خودی و بے جگری سے گرتے تھے ' گویا یہی انکا مطلوب و معشوق ہے !!

انسان یقیناً انسان ہے' پر وہ درندہ بن جائے تو درندوں سے بھی بدتر ہے :

| | |
|---|---|
| لقد خلقنا الانسان | بیشک ہم نے انسان کو بہتر سے بہتر اور اچھے |
| فی احسن تقویم' | سے اچھی ساخت پر پیدا کیا' پھر اسی کو بدتر |
| ثم رددناہ اسفل | سے بدتر حالت میں لوٹا لائے کہ وہ جس |
| سافلیـــن !! | حالت کو اختیار کرنا چاہے و اپنے اندر اُسکا |
| ( ۹۵ : ۴ ) | سامان رکھتا ہے ! |

یہ ظلم و سفا کی اور بربریت و سبعیت کی ایک لعنت تھی ' جو خونخوار رومیوں کے بے امان ہتیاروں سے نکلکر قرطاجنہ کے تمام راستوں پر چھا گئی تھی - اہل شہر نے جو کچھہ کیا ' یہ محض انکے جوش و قربانی کی استقامت تھی ' ورنہ در اصل اب نہ وہ مقابلہ کرسکتے تھے' اور نہ مقابلے میں کامیابی کی کوئی صورت باقی رہی تھی - بالاخر وہی ہوا جو ہمیشہ ظالم و مظلوم' اور غالب و مغلوب کے درمیان ہوا ہے - رومیوں نے اپنی تین سال کی خونیں تشنگی کو تازہ خون کی سیلاب سے بجھانا شروع کردیا - پھر نہ عورتوں کو پناہ تھی' نہ بڑھوں کو' اور نہ معصوم و بے زبان بچوں کو - زخمیوں کی آواہ ' بچوں کی گریۂ و زاری ' عورتوں کی فریاد و بکا ' اور ان سب پر غالب آجانے والی وہ صدائے وحشت و انتقام ' جو رومی درندوں کی بے امان زبانوں سے نکلتی تھی - دراصل وہ آخری فیصلہ کی گھڑیاں تھیں ' جو اہل قرطاجنہ پر گذر رہی تھیں ' اور نہیں معلوم اس دنیا میں کتنی بد بخت قومیں ہیں' جن پر یہ گھڑیاں گذر چکی ہیں !!

رومی سپہ سالار لاشوں پر سے گذرتا ہوا قلعہ تک پہنچا - جسقدر باشندے قتل و غارت سے بچے تھے ' وہ سب اسکے اندر موجود تھے - اس نے فوج کو حکم دیا کہ چاروں طرف سے برہنہ تلوار کھینچکر محاصرہ کرلیں ' اور اس تمام عرصے میں تلواریں کب نیام میں پڑی تھیں کہ برہنہ کی جاتیں ؟ جب یہ انتظام مکمل ہوگیا تو قلعہ میں آگ لگا دی گئی -

تھوڑی ہی دیر کے اندر ہر طرف شعلے بلند ہونے لگے - اب اہل قرطاجنہ کیلیے اندر آگ تھی ' اور باہر نکلیں تو آگ سے بھی زیادہ بے رحم انسانوں کی تلواریں - چھہ دن تک شہر جلتا رہا ' اور نہیں معلوم کتنی جانیں اسکی شعلوں کی نذر ہوئیں ؟ مگر شہر بہت وسیع تھا ' اور ابھی بڑا حصہ باقی تھا ' جہاں بڑھتے ہوے شعلوں کے انتظار میں بد بخت انسان پڑے سسک رہے تھے !!

## ملت فروش و خائن وطن

### ہسدروبال

کوئی قوم جوش ملت پرستی کے خواہ کیسے ہی دور فدا کاری میں ہو' مگر تورات مقدس کی روایتوں میں کہا گیا ہے کہ باغ عدن میں آدم کے ساتھہ سانپ بھی تھا - پس قوم فروشوں اور خائنین ملت سے خالی نہیں ہوتی' اور اسکی آستین صداقت میں کوئی نہ کوئی سانپ بھی موجود ہوتا ہے :

| | |
|---|---|
| اولئک لعنهم اللہ | پھر یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے اُن پر لعنت |
| و یلعنهم اللاعنون | کی ' اور تمام لعنت بھیجنے والے بھی اُن پر |
| ( ۲ : ۱۵۰ ) | لعنت بھیجتے ہیں ! |

ایک محفوظ اور بلند پہاڑی پر اہل قرطاجنہ کے دیوتا ( اسکولیپوس ) نامی کا ہیکل تھا ' جسکی دیواریں رفیع ' اور حصار مستحکم تھا - اسمیں نو سو کے قریب استقلال پرست قرطاجنی ( ہسدروبال ) نامی قرطاجنی افسر کی ماتحتی میں پناہگزیں تھے' اور رومی اسکو مغلوب کرنے میں بالکل ناکام رہے تھے - لیکن جب رسد کی قلت نے بھوک کی تکلیف سے مجبور کردیا تو ہسدروبال اپنی جماعت کے اطلاع بغیر' غداری اور بے وفائی کر کے نکل آیا اور اپنے تئیں رومیوں کے حوالے کردیا -

رومی سپہ سالار نے اس خیانت کے صلے میں اسے اپنے پیروں کے پاس جگہ دی - وہ جب بیٹھا تو اوپر ہیکل کی دیواروں سے محصور قرطاجنیوں نے اُسے دیکھا - وہ اپنے غصے اور غضب کو ضبط نہ کر سکے اور باوجودیکہ خود بھی فاقے کی مصیبت میں گرفتار تھے ' جس سے بچنے کا طریقہ ہسدروبال نے بتلا دیا تھا ' لیکن انکی حسیات شریفہ نے انکو نفرت و اکراہ سے بھر دیا - انھوں نے چلا چلا کر کہنا شروع کیا کہ " اے خائن اور کمینہ خصلت ہسدروبال ! تجھپر ہمیشہ کیلیے پھٹکار ہو کہ تیری بزدلی اور نامردی نے قرطاجنہ کے دامن عزت پر دھبہ لگا دیا !! "

## عشاق ملت کے مصائب

ترک جان و ترک مال و ترک سر

در طریق عشق اول منزل ست !

رسد کی درآمد عرصے سے بند ہوگئی تھی - پرانے ذخیرے اب کے ختم ہوچکے تھے - اب شب و روز کا متصل فاقہ تھا ' جسمیں ہسدروبال کے ساتھی مبتلا تھے - چند دن اور اسی عالم میں اُنھوں نے بسر کیے - وہ ہیکل کی دیواروں سے باہر کی اُس دنیا کو دیکھتے تھے ' جہاں دنیا کی تمام نعمتیں اور راحتیں موجود تھیں - وہ رومی فوج کے سامنے طرح طرح کے لذیذ اور پُر تکلف کھانوں کے دستر خوان بچھے ہوے دیکھتے تھے ' اور ہسدروبال کے پہچاننے میں بھی انکی نظر غلطی نہیں کرتی تھی' جو ان لذائذ و نعائم میں شریک کر لیا جاتا تھا - انسے چند قدموں کے فاصلے پر یہ سب کچھہ ہو رہا تھا ' لیکن انکے لیے ' اُن بد بختوں کیلیے ' روٹی کا ایک خشک ٹکڑا' اور سمندر کے تلخ پانی کا ایک قطرہ بھی اس دنیا میں باقی نہیں رہا تھا - کیوں ؟ صرف اسلیے کہ وہ جو محبت ملت کے مجرم ' اور وطن پرستی کے قصور کے گنہگار تھے !

پھر آہ اے معبد ملت پرستی ' اور اے صنم مقدس حریت و آزادی ! تیری پرستش اور تیری محبت کے جرم نے تیرے پرستاروں کو کن کن آزمائشوں میں مبتلا نہیں کیا ' اور کیسے کیسے حوصلہ آزما عذابوں سے دوچار نہیں ہوے ؟ پر تجھہ میں وہ کونسی عقل ربا' اور ہوش افگن دلفریبی ہے' جس کی مقناطیس تعبّد کی قہرمانیۃ پر نظام کائنات کی کوئی قوت غالب آ نہیں سکتی ؟

ترک جان دررہ آن سرو رواں این ہمہ نیست

عشق اگر نرخ نہد' قیمت جان این ہمہ نیست !

انکے لیے بھی عیش و راحت کا دروازہ کھلا تھا - ایک لمحہ کے اندر انکی حالت بدل جاسکتی تھی - ہسدروبال نے بتلا دیا تھا کہ جس کسی کو شرف ملی سے زیادہ حفظ نفس عزیز ہو' اسکو کیا کرنا چاہیے ؟ رومی طیار تھے کہ اگر وہ اپنے تئیں سپرد کردیں ' اور انکی غلامی کا طوق پہننے کیلیے طیار ہوجائیں تو انکو امان دیدی جائے -

لیکن انکی غیرت عشق نے اس کو گوارا نہ کیا کہ جس محبوب کے عشق مقدس میں تین سال تک رشتۂ وفاداری ہاتھہ سے نہ دیا ہو، اب زندگی کی آخری ساعات میں، جبکہ انکا وطن محبوب شعلوں کے اندر سے سرگرم فغاں، اور ملت عزیز سیلاب خون کے اندر سے توصیہ فرماے استقامت و وفاداری ہے، اپنی حیات فانی کی ایک مدت مجہول و قصیر کیلیے اس سے کیا بے وفائی کریں ؟

## النـــار ولا العـــار!!

بالآخر قبل اسکے کہ دشمنوں کے ہاتھہ سے شہر کی طرح ہیکل کی دیواروں میں بھی آگ لگائی جاتی، انہوں نے خود ہی اسمیں آگ لگادی :

آتشـــم تیـــزست و دامـــاں می زنـــم

جب آگ نے اچھی طرح در و دیوار میں جگہہ بنالی اور شعلے تیزی کے ساتھہ بھڑکنے لگے، تو تمام قرطاجی، جنمیں عورتیں بھی تھیں اور معصوم بچے بھی، ایک مقام پر آکر جمع ہو گئے اور "قرطاجنہ" کے نام کی جاں سپارانہ صدائیں لگاکر، بھڑکتے ہوے شعلوں کے اندر کود پڑے - عیش فانی کے اس لالہ زار سے جو غیروں کی غلامی سے حاصل ہوا ہو، کیا یہ شعلہ ہاے حیات سوز بہتر نہ تھے، جسکے اندر اپنی ملت محبوب کے ہزاروں اجسام، اور اپنی سر زمین مقدس کی صدہا عمارتوں اور گرتی ہوئی دیواروں کی خاکستر ملی ہوئی تھی؟ وہ اس شوق و ذوق اور بے ہراسی سے آگ میں کود رہے تھے، گویا مدتوں کے بچھڑے ہوے عشاق ہیں، جو اپنی محبوب کی خوابگاہ وصل کی طرف بے تابانہ جا رہے ہیں : الموت جسر، یوصل الحبیب الی الحبیب !! ( موت مثل ایک درمیانی پل کے ہے، جو دوست کو دوست تک پہنچا دیتا ہے ! ) -

شوہر اپنے سامنے اپنی عورتوں کو جلتا ہوا دیکھتے تھے، تاکہ غیروں کا تسلط انکے ننگ و ناموس کو بٹہ نہ لگاے -

مائیں اپنے معصوم بچوں کو چھاتی سے لگاے ہوے شعلوں میں کودتی تھیں، تا کہ انکے بعد انکی نسل غیروں کی غلامی ومحکومی کیلیے باقی نہ رہے - والدین اپنی اولاد کے ساتھہ شعلوں سے لپٹ لپٹ کر جان دیتے تھے، تا کہ نہو کہ غیروں کی غلامی سے انکے فرزندوں کے شرف کو بٹہ لگے - وہ جبکہ جل رہے تھے، تو انکے جسم سوختہ کا دھواں زبان حال سے صدا لگا رہا تھا کہ "النار و لا العار" !! آگ میں جلنا منظور ہے، مگر قومی ذلت منظور نہیں !!

## تلک الامثال نضربہا للناس

لعلہـــم یتفکـــرون

عشق ملت، اور حریت پرستی کی یہ ایک مثال تھی، جو مبارک قرطاجیوں نے دنیا کو دکھلا دی - انہوں نے اپنی جانیں ضرور دیں، لیکن اپنی جانفروشی کی نظیر سے قوموں اور ملکوں کو زندگی بخش دی - اور فی الحقیقت جو لوگ اس دنیا میں مرتے ہیں، وہی مردوں کو زندگی بخش بھی سکتے ہیں - تم اگر صرف اپنی خاطر زندہ ہو، تو اسکے یہ معنی ہیں کہ اپنی ملت کیلیے ایک مردہ لاش ہو، پر اگر قوم کیلیے مرجاؤ، تو تم نہ صرف زندہ ہو، بلکہ ہزاروں اور لاکھوں جسموں اور نسلوں کو زندگی بخشنے والے ہو !

اہل قرطاجنہ نے آگ کے شعلوں میں کود کر جانیں دیدیں لیکن اسلام، جسکی حیات معنوی کی بہلی شرط نفس و جسم پر موت طاری کرنا ہے، اگر ہوتا تو آگ کے شعلوں کی جگہ دشمنوں کی تلواروں کی طرف اسرع کرتا، اور اجنبی محکومی کے عالم میں بھی اسکو کبھی پسند نہ کرتا کہ اسکے فرزندوں کی جانیں بزدلی و ناکامی

جائیں - یہ نو سو استقلال پرست قرطاجنی سر سے کفنی باندھکر اگر نکلتے، تو کم از کم ۹ سو رومیوں کو تو ضرور خاک و خون میں ملادیتے تا ہم جس جذبۂ فدا کاری اور جاں سپاری سے انہوں نے اپنی جانیں دیں، اسکے شرف و احترام کی تاریخ عالم ہمیشہ حفاظت کریگی - آگ کے شعلوں نے انکے جسموں کو چند لمحوں کے اندر فنا کردیا ہوگا، لیکن انکی مثال حریت و تفانی کی روح مقدس کبھی فنا نہیں ہوسکتی - انہوں نے صفحۂ عالم پر اپنی یاد ہمیشہ کیلیے نقش کردی، اور آنے والی قوموں کیلیے ایک مثال عظیـــم چھوڑ گئے -

## عبرت و نتـــائج

انکی سرگذشت از سر تا پا ایک ترصیۂ حریت اور ایک صداے موعظۃ ہے، جو قوموں کو بتلاتی ہے کہ اپنی قومی ازادی اور ملی استقلال کی قدر و قیمت پہچانیں اور اسکی محبوبیت و معشوقیت کا اندازہ کریں - انکی تاریخ ان قوموں کیلیے ایک شاہراہ عمل کا افتتاح کرتی ہے، جنہوں نے اپنی غفلت کی لعنت میں گرفتار ہو کر غیروں کی غلامی و محکومی کا طوق پہن لیا ہے، اور انکی ہیبت و سطوت اور قواے جنگ و اسباب تسلط سے مرعوب ہوگئی ہیں - انہوں نے گویا ہمیشہ کیلیے اس کا فیصلہ کر دیا ہے کہ قوموں کی زندگی اور استقلال صرف قواے جنگ اور اسلحہ و آلات کے حصول ہی پر موقوف نہیں ہے، بلکہ دلوں کے محکم جوش، مصیبت کے سچے احساس، مستعدی اور آمادگی کی صداقت، اور سب سے زیادہ یہ کہ باہمی نزاعوں اور بے مہریوں کی جگہ، اتحاد و اتفاق کی زنجیروں میں بندھکر ایک دل اور ایک جان ہو جانے پر ہے - پھر نہ فوج کی ضرورت باقی رہتی ہے، نہ اسباب مادیۂ مقاومۃ و دفاع کی احتیاج ہوتی ہے، نہ ہتیاروں کے چھن جانے سے نقصان پہنچ سکتا ہے، اور نہ قلعوں کے مسمار ہو جانے سے قوت سلب ہوسکتی ہے -

انکا مقابلہ ایک نہایت متمدن اور شایستہ قوم سے تھا، جو اس زمانے میں یورپ کے موجودہ تمدن کی قائم مقام تھی - دشمن شہر پر قابض ہو چکے تھے، ہتیار چھین لیے تھے، اور انکی تعداد بے شمار تھی - تا ہم تم نے دیکھا کہ جب انتہا درجے کی مایوسی چھا گئی، ہر طرف سے امید کا دروازہ بند ہوگیا، اور قرطاجنہ کے ہر فرد کو آنے والے وقت کا سچا اور آخری احساس ہوگیا، تو پھر انکے دل قوت اور طاقت کی ایک نئی روح سے بھر گئے، اور انکے دلوں سے ایک لمحہ کے اندر دشمنوں کی قوت، تسلط، قواے جنگ، اور کثرت تعداد کا رعب دھل گیا - پھر وہ اٹھہ کھڑے ہوے، اور سب کے دل قومی عزت کے حفظ کیلیے ملکر ایک ہوگئے - اگر ہتیار نہ تھے تو عمارتوں سے لوہا نکالکر ڈھالنا شروع کر دیا - اگر کمانیں نہ تھیں، تو عورتوں نے اپنے بالوں کی لٹیں کاٹ کاٹ کر اسکے چلے بنا لیے - پھر سب کچھہ ہو گیا، کیونکہ جو قوم مرنے کیلیے مستعد ہو جاے، خواہ وہ کیسی ہی بے دست و پا اور بے سامان ہو، مگر پھر بھی وہ ایک ایسی قوت ہے، جو سب کچھہ کر سکتی ہے، جو نا ممکن کو ممکن بنا دیسکتی ہے، اور جس پر اس دنیا کی کوئی قوی سے قوی طاقت بھی غالب نہیں آسکتی !!

## آخری نظـــارہ

فاعتبروا یا اولی الابصار !!

یہ سب کچھہ ہو رہا تھا، اور خائن مالک و ملت (ہسدروبال) رومی لشکر میں بیٹھا دیکھہ رہا تھا - اسکی نوجوان بیوی جسکی حسن و خوبی تمام قرطاجنہ میں ضرب المثل تھی، ہیکل کے اندر پناہ گزینوں کے ساتھہ تھی، اور دو چھوٹے چھوٹے بچے بھی ساتھہ تھے - ہسدروبال کو اپنی بیوی سے عشق تھا،

اور اپنے بچوں پر مفتون تھا - جب اُس نے قوم سے غداری کرکے پوشیدہ نکل جانے کا ارادہ کرلیا تو چاہا کہ اپنی بیوی اور بچوں کو بھی ساتھ لیجائے - اسنے اپنے ذلیل ارادے سے اُسے اطلاع دی' اور طرح طرح کی تدبیروں سے سمجھانا چاہا' لیکن اُس وفادار ملۃ' فدا کار وطن' اور تمثال شرافت و عظمت نے نہایت ذلت و نفرت سے اسکی تجویز کو ٹھکرا دیا' اور اسدرجہ غصے سے مضطرب الحال ہوئی کہ ہسدروبال سہم گیا - اُسے خوف ہوا کہ کہیں جوش غضب میں میرے مخفی ارادے کو قوم پر ظاہر نہ کردے اور میں اپنی کو بھی بچاکر نہ لیجا سکوں -

افسوس کہ اس خائن ملت کو اسپر بھی شرم نہ آئی - محبت نفس و عشق غذاے حیوانی نے اسکو مغلوب کرلیا تھا - وہ رات کے وقت نظروں سے پوشیدہ ہوکر تن تنہا نکل آیا اور سمجھا کہ میری مثال اور غذا کا فقدان ان لوگوں کو بھی اطاعت قبول کرلینے پر مجبور کریگا' اور میری بیوی بھی کچھہ دنوں کے بعد نکل آئیگی -

لیکن اسکے نفس ذلیل و سفیہہ نے اسکو دھوکا دیا - اس نے اپنی بیوی اور اپنی جماعت کے قلب شریف کو بھی اپنا ہی سا سمجھا تھا - صبح کے وقت جب ہیکل کی دیواروں سے اُسکی بیوی نے رومی سپہ سالار کے پاس اُسے دیکھا' تو غیظ و غضب میں آکر چلا اُٹھی اور نفرت و حقارت کے ساتھہ اُسپر لعنت بھیجی !

اسکے بعد آخر تک ہسدروبال کی بیوی نے اپنی قوم کا ساتھہ دیا اور جب خاتمے کے آخری دن ہیکل کی دیواروں سے آگ کے شعلے بلند ہوے تو اُس نے اپنی قوم سے کہا :

" مجھے چند لمحوں کی زندگی ابھی مطلوب ہے - اپنے لیے نہیں' اپنے ان معصوم بچوں کیلیے نہیں' بلکہ انکے غدار اور سفیہہ باپ کیلیے' جس کو قبل اسکے کہ مقدس دیوتا آخرت کی لعنت میں گرفتار کرے' میں چاہتی ہوں کہ اس دنیا میں آج بھی ایک سزا دے دوں - افسوس کہ اُس نے مجھسے نہیں' مگر اپنی قوم سے بے وفائی کی - وہ آجتک میرے عشق میں ثابت قدم رہا' لیکن کاش مجھسے بے وفائی کرتا' پر اپنی قوم سے بے وفا نہوتا !! "

اُس نے یہ کہا اور اُس وقت تک توقف کیا' جب تک کہ آگ کے شعلے ہیکل کے احاطے کی دیواروں تک نہ پہنچ گئے - یہ مقام رومی فوج کے بالکل سامنے اور قریب تھا - اُس نے جب دیکھا کہ دیواروں میں آگ نے اچھی طرح گھر بنا لیا ہے' تو اپنے دونوں بچوں کو گود میں لیکر نکلی' اور ہسدروبال کے سامنے جا کر کھڑی ہوگئی -

## ہسدروبال کی بیوی کی تقریر

اسکا مستقیم قد استقلال و ثبات کا ایک آہنی ستون تھا' اور اُسکی حسین آنکھوں سے غیظ و غضب کی چنگاریاں نکل رہی تھیں - وہ پہلے بھی حسین تھی' لیکن اس وقت عزم و استقامت' اور عظمت و جبروت کے حسن معنوی نے اسکے اندر فرشتوں کی سی ایک ہیبت جمیل پیدا کردی تھی -

اُس نے پہلے رومیوں کے لشکر اور انکے ساز و سامان کی ایک نظر حقارت ڈالکر تذلیل کی - پھر رومی سپہ سالار کی طرف دیکھکر کہا :

" اے ظالم رومیو ! تم خوش ہو کہ تم نے ہماری بربادی و ہلاکت اپنی آنکھوں سے دیکھہ لی - لیکن تم بھول گئے کہ اس دنیا کی ایسی ظالمانہ خوشیاں ہمیشہ سے عارضی ہوتی ہیں - اُس وقت کو دور نہ سمجھو' جب تمہاری ہلاکت و بربادی کا وقت بھی آئیگا' اور گو اُس وقت کو دیکھنے کیلیے ہم نہونگے' مگر ہمارے اجسام سوختہ کی خاکستر' اور قرطاجنہ کی جلی ہوئی دیواروں کی ذرے موجود ہونگے ! "

پھر وہ اپنے شوہر کی طرف متوجہ ہوئی - اسکے چھوٹے چھوٹے بچے آنے والے وقت سے بے خبر اسکی چھاتی سے لپٹے ہوے تھے' جبکہ اُس نے کہا :

" اے ہسدروبال ! اے خائن ملۃ ! اے شقی و روسیاہ ! اے وہ' کہ تونے اپنی قوم' اپنے مقدس وطن' اور اپنے دیوتاؤں سے بے وفائی کی !! یاد رکھہ کہ قرطاجنہ کی جلی ہوئی دیواروں کی خاک کا ہر ذرہ تجھپر لعنت بھیج رہا ہے' اور قیامت تک کیلیے تیری روح سفیہہ اور ہستی نجس پر انسانوں کی پھٹکار ہوگی !! تونے اپنوں کو فاقہ و موت کی حالت میں چھوڑکر غیروں کی اطاعت کرلی ! تونے اپنی اس جماعت کو چھوڑکر جو تیرے قدموں پر سر رکھے ہوے تھی' اس روم کے ملعون ظالم کے قدموں تلے جگہ ڈھونڈھی ! تونے اپنی قوم کو چھوڑ دیا تاکہ وہ فاقہ و تشنگی سے ہلاک ہو' اور خود روٹی کے ایک ٹکڑے اور پانی کے ایک کوزے کیلیے غیر قوموں کی ٹھوکریں کھانے کیلیے چلا آیا ! بتلا کہ تونے دیوتاؤں کی مقدس قسم' قوم کی وفاداری' اور وطن کی محبت کو بیچ کر کیا پایا ؟ اُس حیات فانی کی چند گھڑیاں' جو ممکن ہے کہ ابھی ہی ختم ہو جائیں ؟ روٹی کا ایک ٹکڑہ اور پانی کے چند قطرے' جو تو نو سو قرطاجیوں کی بھوک اور تڑپ کو بھولکر اپنے حلق کے نیچے اُتارتا تھا ؟ یا پھر دنیوی عزت اور کامرانی کا کوئی وعدہ' جو اس رومی سپہ سالار نے تجھسے کیا ہے ؟ لیکن اے شقی و سفیہہ ! بتلا کہ جب تیری قوم میں سے ایک فرد بھی اس دنیا میں باقی نہ رہا' جب تیرا ملک آگ کے شعلوں کا ایندھن بن گیا' جب قرطاجنہ کی ہزار سالہ نسل نابود و فنا ہوگئی' تو پھر دنیا میں تیرے لیے' تن تنہا تیرے لیے اے لعین و روسیاہ تیرے لیے' کونسی شے ہے' جو عزت اور خوشی کا ذریعہ ہوسکتی ہے ؟ کیا یہ ظالم رومی تیرے سرپر رومۃ الکبری کے سلطنت کا تاج رکھدینگے ؟ پھر اگر وہ رکھہ بھی دیں' تو تیری تمام قوم کے مٹ جانے کے بعد وہ تاج تجھکو کیا خوشی دےسکتا ہے ؟ ہزار تف ہو تجھپر اے ہسدروبال' کہ تیری زندگی تیری قوم کے کام نہ آئی ! اور قیامت تک کیلیے پھٹکار ہو ہر اُس زندگی پر' جو تیرے نقش قدم پر چلے' اور حیات دنیویہ کی فانی لذتوں' اور نفس و جان کے آرام و راحت کیلیے اپنی قوم اور اپنے ملک سے بے وفائی کرے ! "

شدت غیظ و غضب سے اسکا تمام جسم کانپنے لگا' اور جب اپنی قوم کی یکسر بربادی و ہلاکت یاد آئی تو درد و غم کے وفور سے اسکی آواز بند ہوگئی -

چند لمحوں تک اس نے ایک سکوت قہر کے ساتھہ اپنے بدبخت شوہر کو دیکھا' پھر ایک نگاہ اشک آلود اپنے اُن بچوں پر ڈالی' جو اسکے ارادے سے بے خبر' اور کئی دنوں کے متصل فاقے سے زار و نزار ہوکر اسکے منہہ کو مظلومانہ تک رہے تھے !

وہ کسی مخفی ارادے کا فیصلہ کرکے' ایک استقلال آہنیں کے ساتھہ آگے بڑھی - بچوں کو گود سے اُتارکر اپنے سامنے کھڑا کیا اور

اپنے جنسي ضعف و مروت نسائي کے خلاف ‘ شہنشاهوں اور فاتحوں کي آواز میں گرج کر بولي :

" تیسري اصلي سزا کا وقت دور نہیں ہے ‘ جبکہ قرطاجنہ کا مقدس دیوتا اپني عدالت میں تجھے کھڑا کریگا ! لیکن اس وقت بھي تیرے لیے ایک عذاب الیم درپیش ہے - پھر بتلا کہ جب تو مجھے ‘ اور اپنے اِن بچوں کو آگ میں جلتا ہوا ‘ اور موت کے احتضار سے تڑپتا ہوا دیکھے گا ‘ تو تیرے پاس کیا عذر ہوگا ؟ کون ہے جو تجھکو اس معائنۂ تعذیب ‘ اور اس نظارۂ الیم سے بچالیگا ؟ یہ تیرا معبود رومي ‘ جسکے قدموں کي ٹھوکر کھانے کا تجھے فخر ہے ‘ تجھکو روٹي دیسکتا ہے ‘ پر اس عذاب سے تو نہیں بچاسکتا ! "

رومی سپہ سالار ‘ ہزاروں افسران جنگ ‘ اور قشون محاصرہ ‘ اسطرح ساکت و صامت تھے ‘ گویا انکے ظالم دلوں کي طرح ‘ آج انکے اجسام حیّہ بھي پتھر کے بت بن گئے ھیں ! هسدروبال کي آنکھیں کھلي ہوئي تھیں ‘ مگر کانوں میں سمندروں کي رواني ‘ جنگلوں کي سنسناهٹ ‘ اور درندوں کي مہیب بولیوں کي سي متوحش صدائیں آرهي تھیں - وہ اپني بیوي کو ‘ جسکا پیکر حسن ‘ اسوقت ایک فرشتۂ عذاب کي صورت میں اسکے سامنے تھا ‘ دیکھہ رہا تھا ‘ لیکن نہیں سمجھہ سکتا تھا کہ یہ کیا ہے ؟

### شہداء ملت کي یاد میں آخرین قطرۂ اشک

اُس کي بیوي نے ایک مرتبہ قرطاجنہ کے جلے ہوے کھنڈر کو جي بھر کے دیکھا ‘ پھر اپني قوم اور اپنے ملک کي یاد میں ایک آخرین قطرۂ اشک بہایا ‘ اسکے بعد اپنے دونوں بچوں کا گلا گھونٹ کر آگ میں ڈالدیا ‘ اور انکے بعد خود بھي آگ میں کود کر ‘ اسکے بھڑکتے ہوے شعلوں میں روپوش ہوگئي ! !

..........................................................

( البقیۃ تتلي ) ...............................

---

## اطلاع

دفتر الہلال کے ذریعہ پریس کا تمام سامان ‘ اور لیتھو اور ٹائپ کي مشینیں ‘ نئي اور سکینڈ ہنڈ ملسکتي ھیں -

ہر چیز دفتر اپني ذمہ داري پر دیگا -

سردست دو مشینیں فروخت کیلیے موجود ھیں :-

( ۱ ) ٹائپ کي ڈبل کراؤن سائز ‘ پین کي مشین ‘ جو بہترین اور قدیمي کارخانہ ہے - اس مشین پر صرف دو ڈھائي سال تک معمولي کام ہوا ہے - اسکے تمام کیل پُرزے درست اور بہتر سے بہتر کام کیلیے مستعد ھیں -

ابتدا سے الہلال اسي مشین پر چھپتا ہے - دو هارس پاور کے موٹر میں سولہ سو في گھنٹہ کے حساب سے چھاپ سکتي ہے - چونکہ هم اسکي جگہ بڑے سائز کي مشینیں لے چکے ھیں اسلیے الگ کردینا چاهتے ھیں -

( ۲ ) ٹیڈل مشین ‘ جو پاؤں سے بھي چلائي جاسکتي ہے ‘ ڈیمائي فولیو سائز کي - اِس پر هاف ٹون تصاویر کے علاوہ ہر قسم کا کام جلد اور بہتر ہوسکتا ہے -

قیمت بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتي ہے - جو صاحب لینا چاهیں ‘ وہ مطمئن رهیں کہ هم اپني ذاتي ضمانت پر انھیں مشین دینگے ‘ اور اپنے اخلاقي وقار کو لین دین کے معاملات میں ضائع کرنا نہیں چاهتے -

منیجر الہلال پریس

# انتقاد

— * —

## رپورٹ انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ

— * —

انجمن ہلال احمر عثماني نے ایک بین الملي انجمن کي صورت اختیار کرلی ہے اسلیے عالم اسلامي کے ہر ہر گوشے کو اسکے اعمال و خدمات کے متعلق سوال کا حق ہے اور ایسے ملک کو تو خصوصاً ‘ جسمیں سات کرور مسلمان رهتے ہوں اور ہر ضرورت کے وقت اعانت کے لیے اٹھکھڑے ہوتے ہوں - انجمن کي موجودہ شکل کو قائم ہوے کم و بیش تین سال ہوگئے - اس عرصہ میں هندوستان سے موقع بہ موقع مدد ملي مگر با این همہ اس نے آج تک هندوستان میں کوئي روداد شائع نہیں کي تھي - یہ ایک ناگوار بے اعتنائي تھي جو انجمن کي طرف سے هندوستان کے ساتھہ کیجارهي تھي - لیکن نہایت خوشي کي بات ہے کہ اس بارے میں جو تحریکیں ادارۂ الہلال اور بعض دیگر حضرات نے کي تھیں ‘ وہ بیکار نہ گئیں ‘ اور اب ایک مختصر انگریزي رپورٹ شائع کي گئي ہے -

اسمیں انجمن نے ان خدمات کي مختصر روداد شائع کي ہے جو اس نے جنگ بلقان میں انجام دي ھیں - اس روداد کو مختلف زبانوں میں شائع کیا گیا ہے - انگریزي اڈیشن غالباً خاص هندوستان کے لیے ہے ‘ کیونکہ عالم اسلامي کے جس گوشے میں سب سے زیادہ انگریزي سمجھي جاتي ہے ‘ وہ صرف هندوستان هي ہے -

روداد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جنگ میں انجمن کا دائرہ خدمات صرف شفا خانوں تک هي محدود نہیں رہا بلکہ شفاخانے کے علاوہ متعدد اور طریقوں سے بھي نہایت مفید خدمات انجام دیے -

مثلاً میدان کارزار سے واپس آنے والے مجروحین کے لیے یورپین ٹرکي میں منزلگاهیں قائم کیں ‘ جنمیں انکے آرام کا تمام ضروري سامان تھا - قسطنطنیہ میں جو طبي وفود آئے تھے ‘ انکو ہر قسم کي مالي و انتظامي مدد دي - خزانہ کے خالي ہونے کي وجہ سے فوجي اور منیوسپل شفا خانوں کے پاس آلات و ادویہ وغیرہ کي کمي تھي - لیکن انکو جس شے کي ضرورت ہوئي ‘ انجمن نے اپنے ذخیرے سے مہیا کردي - عثماني اسیران جنگ اور انکے اعزا میں مراسلت کا انتظام کیا جو في الحقیقت سب سے بڑي وقیع خدمت تھي - وغیرہ وغیرہ -

کارفرمایان انجمن اخر میں اعتراف کرتے ھیں کہ اپنے کاموں میں انجمن ہلال احمر اپني همچشم انجمنہاے صلیب احمر کي برابري نہیں کرسکي ‘ مگر وہ کہتے ھیں کہ اسکي وجہ اعضاء انجمن کا تساہل نہیں بلکہ انجمن کي نوعمري ‘ کم مایگي ‘ اور صرف زمانہ جنگ کي تیاري ہے - چنانچہ اس تجربہ کي بناء پر جو انکو دو جنگوں میں ہوا ‘ مجلس انتظامیہ نے طے کرلیا ہے کہ آیندہ سے انجمن زمانۂ صلح میں بھي مصروف کار رہے - مجلس انتظامیہ نے محسوس کیا ہے کہ صرف آلات ‘ ادویہ ‘ اور پوشاکوں کے فراہم کرلینے سے انجمن کي تیاري مکمل نہیں ہوسکتي - اسلیے یہ بھي طے کیا گیا کہ مذکورہ بالا اشیاء کي فراهمي کے علاوہ تیمار داروں کو تعلیم خصوصي دي جاے اور اگر ضرورت ہو تو اسکے لیے ایک درسگاہ کھولدیجالے -

تیمارداروں کے علاوہ باربرداری کے لیے ایک جہاز بھی لیا جائے تاکہ جہاں ضرورت ہو' انجمن بغیر کسی تاخیر کے اپنا سامان بھیج سکے -

اخر میں تمام معاونین انجمن کا نہایت خلوص سے شکریہ ادا کیا گیا ہے - افسوس ہے کہ انجمن نے اپنی مالی حالت کے تفصیلی تذکرہ کو اس رپورٹ میں جگہ نہ دی' حالانکہ یہ بہت ضروری حصہ تھا' اور اسکی تفصیل لوگوں کیلیے موجب طمانیت و مزید سرگرمی اعانت ہوتی - میں نے ارکان انجمن و معاونین کار کو پچھلے دنوں باربار اسپر توجہ دلائی' اور اس رپورٹ کو دیکھکر پھر ایک تفصیلی مراسلہ بھیجا ہے - نیز ڈاکٹر مصباح الدین اور شیخ جاوش کو بھی لکھا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ کثرت اشغال اور جنگ کی مصروفیت سے کوئی مبسوط رپورٹ شائع نہ ہو سکی - تاہم ضرورت' ضرورت ہے' اور اس سے اغماض نہیں کیا جاسکتا -

عام تقسیم کیلیے زیادہ نسخوں کے بھیجنے کیلیے بھی لکھا ہے تاکہ ہندوستان کی تمام انجمن ہاے ہلال احمر میں تقسیم کر دی جائیں -

---

# مطبوعات اردو

— * —

## جہنم سے پہلا اور دوسرا خط

قیمت حصہ اول ۲ - آنہ - حصہ دوم - دو آنہ - مترجم سے ریاست رامپور ممالک متحدہ کے پتے سے ملسکتی ہے -

مولوی شرف الدین احمد خانصاحب ہیڈ کلرک جیل رامپور کے متعدد رسالے اردو میں شائع ہو چکے ہیں -

آجکل ایسے لوگوں کی بڑی ضرورت ہے جو اپنے فرصت کے اوقات کو ادبی خدمات کیلیے وقف کر دیں' اور اپنی مقدور بھر جو کچھہ لکھہ پڑھسکتے ہیں' اس سے دریغ نہ کریں -

مولوی شرف الدین صاحب ایسے ہی بزرگوں میں سے ہیں - یہ رسائل انگریزی کی ایک مقبول و کثیر الاشاعۃ کتاب سے ترجمہ کیے گئے ہیں' جو خود بھی غالباً یورپ کی کسی دوسری زبان کا ترجمہ ہے - اسکے مصنف نے مذہبی احکام جزاء و عقوبت کو پیش نظر رکھکر' اُن روحانی آلام و عذاب کا نقشہ کھینچنا چاہا ہے' جو دنیا کے تمام مذاہب میں "جہنم" کے نام سے بیان کیے گئے ہیں' اور اسمیں قوت تخئیل اور قدرت تعبیر' دونوں چیزوں سے کہ شاعری کے اجزاے اولی ہیں' پوری طرح کام لیا ہے -

صورت بیان یہ ہے کہ ایک سخت گنہگار آدمی مرجاتا ہے اور جہنم کے عذابوں میں گرفتار ہوکر' وہانسے خطوط لکھتا ہے - اصل کتاب میں ۲۵ - خط ہیں' اور ابھی بطور نمونے کے مولوی صاحب نے دو خطوں کا ترجمہ شائع کیا ہے -

اس کتاب کے لکھنے سے مقصود یہ ہے کہ انسان کی طبیعت پر مذہبی عقائد اور احکام کے اثر کو قوی کیا جاے' اور گناہوں سے بچنے' اور تعذیب معاد کے عقیدے سے متاثر ہونے کا ذریعہ ہو - ترجمہ صاف اور سلیس ہے' اور اسطرح کی ادبی اور شاعرانہ تحریروں کے ترجمہ کی مشکلات پر غالب آنے کی کوشش کی گئی ہے -

قیمت اسقدر ارزاں ہے کہ اگر ہر شخص ایک ایک نسخہ لے لے تو اسے کچھہ بھی محسوس نہوگا' لیکن اگر مطالعہ ایک لمحہ کیلیے بھی دل پر کام کر گیا تو یہ بہت قیمتی ہے - ہم مولوی صاحب کے اس مقصد رفیع و اہم کو قابل داد و تحسین سمجھتے ہیں' گو آجکل کے بہت سے مدعیان تنویر فکر و علو خیال کو اس مقصد پر ہنسی آے -

---

## سالنامہ مدرسۂ صولتیہ مکہ معظمہ

مہتمم مدرسہ - کیرانہ ضلع مظفر نگر کے پتے سے ملسکتی ہے

مدرسۂ صولتیہ مکہ معظمہ کا ذکر ہمیشہ ہوتا رہتا ہے' اور اخبار بین اشخاص اسکے کاموں سے بے خبر نہیں ہیں - یہ اسکی تازہ ترین رپورٹ ہے جو مولانا محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ نے شائع کی ہے' اور علاوہ حالات مدرسہ کے' اپنے تمہیدی مضامین کے لحاظ سے بھی نہایت دلچسپ اور مفید اطلاعات پر مشتمل ہے -

اس مدرسے کو قائم ہوے عرصہ ہوگیا - مکہ معظمہ اسلام اور مسلمانوں کیلیے ایک قدرتی مرکز ہے' اور وہاں کا ہر معمولی اور ادنی کام بھی' اور مقامات کے عظیم الشان کاموں سے زیادہ مفید و نتیجہ خیز ہوسکتا ہے' بشرطیکہ وقت کی ضرورتوں' اور اصول کار و طریق عمل سے اغماض نہ کیا جاے -

اس بنا پر مدرسۂ صولتیہ بھی ایک توجہ طلب کام ہے' جو قائم ہے' اور اپنی ابتدائی منازل سے گذر چکا ہے' اور اگر اسکی طرف توجہ کی جاے تو ایک مفید ترین کام بن سکتا ہے -

میں کسی وقت اسکی نسبت تفصیلاً لکھونگا -

یہ رپورٹ نہایت عمدہ اور پر تکلف چھپی ہے' اور ۱۱۶ - صفحوں پر ختم ہوئی ہے - مدرسہ کی تفصیلی حالت' جدید دار التدریس کا قیام' سالانہ اجلاس کی روئداد' وسائل اعانۃ و مقدار اعانت کی تفصیل' اور اسی طرح کے ضروری بیانات پورے شرح و بسط سے درج کیے گئے ہیں -

---

## آسان تعلیم

قیمت ۲ - آنہ - مصنف سے ملسکتا ہے -

اُردو زبان کی ابتدائی تعلیم اور رسم الخط کا مسئلہ بھی ایک اہم اور توجہ طلب مسئلہ ہے -

یہ رسالہ مولوی عبد الرحیم صاحب پنشنر سپرنٹنڈنٹ مال کلکٹری گیا نے اس غرض سے لکھا ہے کہ بچوں کی تعلیم کیلیے قاعدۂ بغدادی کے اصول پر اُردو کی تعلیم کا بھی ایک قاعدۂ ابتدائی مرتب ہوجاے -

اسمیں ہجے کے اصول پر تمام تراکیب حروف کے اسباق بناے ہیں' اور ہر حرکت کا سبق علیحدہ ہے - ساتھہ ہی مرکب جملے مشق کیلیے دیے ہیں اور پھر اضافت وغیرہ کی مشق کرا کے چھوٹی چھوٹی عبارتیں بنائی ہیں' جنسے یقیناً بچوں کو بہت فائدہ ہوگا -

---

## تفہیم القواعد

قیمت ۳ - آنہ مصنف سے ملسکتا ہے -

— * —

### مسئلۂ صرف و نحو اردو

یہ اُردو کے صرف و نحو کا ایک نیا رسالہ ہے' جسے مولوی جلال الدین احمد صاحب جعفری زینبی ہڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور نے مرتب کیا ہے -

یہ صرف پہلا ابتدائی حصہ ہے - دوسرا حصہ اعلی جماعتوں کیلیے اسکے بعد شائع کیا جائیگا -

اردو زبان کی ترقی و اشاعت میں یہ بات ہمیشہ عجیب سمجھی جائیگی کہ ایک طرف تو علوم و فنون کی کتابیں اسمیں لکھی جا رہی ہیں' اور دوسری طرف کوئی جامع نحو بلکہ مکمل صرف و نحو تک موجود نہیں ہے' اور بیسیوں صرفی و نحوی مسائل ہیں' جو ابتک غیر فیصل شدہ ہیں ا

اس سے بھي عجيب تر يه ' که سودا اور مير تقي سے زيادہ احسان اسپر ايک عام درست انگريز ' ( سر جان گلکرسٹ ) کا ھے ' جس نے سب سے پہلے اسکے قواعد کو منضبط کرايا اور يه احسان اُن احسانات عظيمه کے علاوہ ھے ' جو به حيثيت اس زبان کے رواج دھندہ ھونے کے ' ( باغ و بہار ) جيسي بے نظير نثر کي کتابوں کے مرتب کرانے ' اور اسکي موسسانه سرپرستي کي وجه سے هميشه ياد گار رهيں گے -

برڈ آف اگزا منرس کلکته نے گذشته نصف صدي کے اندر صرف و نحو ميں کتابيں لکھنے اور لکھوانے کي متعدد کوششيں کيں ' اور اس سے باھر بھي ملک ميں متعدد کتابيں لکھي گئيں ' مگر سچ يه ھے که ابتک کوئي جامع اور ھر طرح معتبر کتاب ملک کے ھاتھه ميں نہيں ھے -

يه تو اُردو صرف و نحو کے تدوين فن کا حال ھے - اسکے بعد ابتدائي اور متوسط و اعلى درسي قواعد کا خانه ھے ' اور معيار نظر بلند کرکے ديکھيے تو وہ بھي خالي ھے - بلکه ميں تو سمجھتا ھوں که شايد انضباط ضروريات قواعد ' و تسہيل بيان ' و ترتيب مندرجات کے لحاظ سے انگريزي ميں نسبتةً اچھي قواعد کي کتابيں لکھي گئي ھيں - گو اغلاط و لغزشيں اُن ميں بکثرت ھوں -

اس سلسلے ميں بہت سي کتابيں ميں نے ديکھيں ' اور ( تفہيم القواعد ) ايک مختصر رسالۂ تازہ ھے - مولوي صاحب لکھتے ھيں که ابتک جو قواعد لکھي گئيں ' انميں يا تو انگريزي گرامر کا اتباع بيجا کيا گيا ' يا محض عربي کا - اسليے ميں ايک سادہ و آسان رساله مرتب کرتا ھوں جو بچوں کے دماغ پر ابتدا ھي سے بارگراں نہو -

ميں نے اِسکے چند ابتدائي صفحات ديکھے - اسميں شک نہيں که طريق بيان بہت سہل و آسان ھے - ترتيب مسائل وھي عام اور معمولي ' مگر ھر سبق کے ساتھه ھي مشق کي عبارت بھي ديدي ھے - تقريباً تمام ضروري اقسام و ابواب کو جمع کيا ھے ' اور يه کوشش ھر جگه نظر آتي ھے که طريق تعليم آسان اور سہل ھو -

بہتر تھا که طريق سوال و جواب سے بھي کہيں کہيں کام ليا جاتا که درس مسائل و قواعد کيليے يه طريقه بہت مفيد ھے -

نقشے بنا کر باھمي تعلقات و روابط و انشعاب ابواب کو سمجھانا بھي ايک عمدہ اصول تعليم ھے ' اور بہتر ھو اگر آيندہ اسکا خيال رکھا جاے -

---

## اتحاد المسلمين

— * —

علما و مصلحين واعظين و ارباب صحائف و جرائد کيليے مفت - مولوي عبيد الله صاحب - بنگله نواب وقار الملک - متصل مسجد حيدر آباد - حيدر آباد دکن -

— * —

مولوي محمد احسن صاحب اڈيٹر انجمن ... نے يه رساله اس ليے لکھا ھے تا که مسلمانوں کو فريضۂ قطعيه زکوة کي ضرورت و اهميت ' و دلائل فرضيت سے با خبر کيا جاے ' اور آمادہ کيا جاے که اس فرض کي طرف سے غفلت نه کريں - اور مولوي ابو البرکات محمد عبيد الله صاحب نے اسي مقصد سے اسے شائع فرمايا ھے :
فجزا هما الله تعالى خير الجزا ' و زادنا الله و ايا هما حمية الاسلام !

اس رسالے کي تقريب پر بہتر ھے که چند کلمات فريضۂ زکوة کي نسبت عرض کروں :

## فريضۂ زکوٰة

حکم زکوة ايک اعظم ترين فرائض مسلمين ' و اهم ترين احکام شريعۂ حقۂ اسلاميه ميں سے ھے ' اور اسکي فرضيت مثل فرضيت حج و صلوة و صيام ' نصوص قطعيۂ شريعت ' اور تعامل غير منقطع اهل اسلام سے ثابت ھے - اور منجمله ھمارے موجودہ مصائب عظيمه کے ايک مصيبت کبرى يه ھے که اس فرض کي طرف سے غفلت و تساهل بالعموم طاري و ساري ' اور اسکے جمع و صرف کيليے انتظام و اهتمام کے وسائل مفقود -

ھم نے اپنے گھر کي طرف سے آنکھيں بند کرلي ھيں ' اور دنيا کے دور دراز گوشوں ميں مارے مارے پھرتے ھيں - آج يورپ ميں مختلف مدارج و طبقات کے تصادم ' اور فقراۓ عمال (۱) کے افلاس و مصائب ' اور دولت کي عدم تقسيم و مرکزية (۲) کي وجه سے موجودہ هئية اجتماعيه اور معيشة مدنيه کي بنياديں هل رھي ھيں - اشتراکية ( سوشياليزم ) کي اسي ليے پيدايش ھوئي - اور فوضويه ( نہلزم ) کے مہيب وجود کي توليد اسي کا نتيجه ھے - کل کي بات ھے که انگلستان ميں مسٹر لائڈ جارج نے اُمرا و اشراف کے ٹيکس کا مسئله اٹھايا تھا ' اور برطانيه کے مزدوروں کي اصلاح حالت اور تقوية مالي کے مقصد نے ايک سخت هنگامه مچاديا تھا !

يه سب کچھه قوم کے مفلس حصے کي ضروريات کے پورا نہونے ھي کا نتيجه ھے -

جرمني اور بعض حصص امريکا ميں غربا و محتاجين کيليے حکومت اور قوم کے مشترک فنڈ قائم کيے گئے ھيں -

کواپريٹو سوسائٹياں اور زرعي اور ديہاتي بنکيں جو آج قائم کي جا رھي ھيں ' يه بھي در اصل اسي ضرورت کا علاج ھے که قوم کے محتاج اور بے مايه حصے کي اعانت کي جاے -

ليکن اسلام نے اپنے ظہور کے ساتھه ھي ان مفاسد اجتماعيه و مدنيه کا علاج کرديا تھا - فريضۂ زکوة کي بہت بڑي مصلحت يہي تھي که اسکے ذريعه قوم کے مفلس و محتاج حصے کي ضروريات کا انتظام کيا جاے - نيز صدها ملي احتياجات ماليه کيليے ايک دائمي خزانه ( فنڈ ) مہيا ھو جاے -

اسلام نے ايک طرف سود کو حرام کيا ' جو غريبوں اور محتاجوں کي زندگي کيليے مہلک و سم قاتل تھا ' اور جسکے ذريعه دولت مندوں کو اُن پر ايک جابرانه و ظالمانه تسلط کا موقعه مل جاتا تھا - دوسري طرف اسکے بدلے زکوة کو فرض کرديا ' تا که جن احتياجات کي وجه سے غريب و محتاج طبقه سود دينے پر مجبور ھو جاتا ھے ' وہ پيش ھي نه آئيں !

في الحقيقة موجودہ زمانے کے وقت کے کاموں ميں سے ايک اهم اور ضروري کام فريضۂ زکوة کي تعميل ' اور اسکے جمع و خرچ کے انتظامات کي باقاعدہ تشکيل بھي ھے ' اور اس عاجز کے بعض پيش نظر کاموں ميں اسکي تحريک بھي داخل ھے : و کل امر مرهون باوقاتها -

در اصل يه تمام مصيبتيں اسليے ھيں که " امر بالمعروف و نہي عن المنکر " کے سلسلۂ حقه کا عملاً سد باب ھو گيا ھے - علما اپنے قدرتي فرائض کو بھلا چکے ھيں ' اور دار الشفا کے طبيب خود ھي بيمار اور محتاج اطبا ھيں - ايسي حالت ميں کس کس بات پر روئيے ' اور کس کس کا ماتم کيجيے !

تن همه داغدار شد ' پنبه کجا کجا نہم ؟

---

( ۱ ) آجکل عربي ميں يورپ کي ليبر پارٹي کيليے " حزب العمال " کا لفظ رائج ھے ' اور مزدوروں کيليے عمال ھي کا لفظ زيادہ تر لکھا جاتا ھے -

( ۲ ) دولت کي " مرکزية " يعني دولت کا کسي ايک ھي جماعت اور سوسائٹي کے طبقه ميں جمع ھو جانا ' اور ديگر حصص و طبقات کا بالکل محروم رھنا - يه حالت تمدن اور سوسائٹي کيليے سخت ضرر رساں ھے - رومة الکبرى کے انقراض و تباھي کے اسباب اوليه ميں سے ايک سبب يه بھي تھا - اسلام کا قانون توريث اور تقسيم ورثه اسي مصلحت حکيمانه پر مبني ھے -

مولوی صاحب کی یہ سعی مستحق ہزار تحسین ہے کہ امر بالمعروف و تبلیغ احکام شریعت میں مصروف ہیں - اسطرح کے رسائل و مطبوعات کی جسقدر اشاعت ہو' داخل عبادت' بل افضل از ہزار نافلہ و تہجد ہے -

---

# بعض حدیث الاشاعہ جرائد و مجلات (۱)

— * —

## آزاد

کانپور - قیمت سالانہ ۳ - روپیہ - ایڈیٹر مسٹر نگم بی - اے -

رسالۂ " زمانہ " کانپور اردو کے مشہور رسائل میں سے ہے - اسی کے دفتر سے یہ ہفتہ وار اخبار جاری ہوا ہے -

صوبجات متحدہ میں بمقابلہ پنجاب کے اخبارات کم ہیں - اور عمدہ اخبارات کی جگہہ تو ہر صوبے میں ابھی بہت کچھہ خالی ہے -

مسٹر نگم ایک مقبول رسالے کے ایڈیٹر ہیں' اسلیے پبلک کیلیے انکے اخبار کا مطالعہ پہلا تجربہ نہیں ہے - اس وقت تک میں نے ایک دو نمبر جو اسکے دیکھے' تو خبروں کے جمع کرنے' وقت کے معاملات پر بحث کرنے' اور حتی المقدر ہر طرح کی دلچسپی کا سامان مہیا کرنے میں ساعی پایا - ضخامت بھی پنجاب کے بعض اخبارات کی طرح غیر معمولی ہے' اور چھپائی لکھائی عام حالت کے لحاظ سے بری نہیں - پولیٹکل امور میں شاید اُس نے اپنی پالیسی " ہندوستانی " لکھنو کی مثال دیکر واضح کی ہے' اور میرا ہمیشہ سے یہ خیال ہے کہ ہندوستانی کی پالیسی بہت مفید' معتدل' اور اتحاد و تالیف حکام کے ساتھہ' مصالح ملکی کے تحفظ کے اصول پر' بہت اچھی ہے -

البتہ اعتدال کے معنی درمیانی راہ اور توسط کے ہیں - یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان دونوں راہوں میں سے کسی ایک راہ سے اسقدر قریب تر ہوجاے' کہ اگر بال برابر بھی آور بڑھے تو درمیانی حصے کی جگہہ' سرحد کو عبور کرجاے !

### اردو پریس کیلیے ایک مشورہ

" آزاد " کے ذکر میں نئے اخبارات کا ذکر آگیا ہے تو ہم اپنے چند خیالات بطور مشورے کے ظاہر کردینا چاہتے ہیں -

نئے اخبارات جو نکلے ہیں' یا شائع ہونے والے ہیں' بہتر ہے کہ اُن میں مندرجۂ ذیل امور کا لحاظ رکھا جاے :

( ۱ ) یورپ میں روزانہ' ہفتہ وار جرنل' ماہوار اور سہ ماہہ کی جو ترتیب اور مضامین و مقاصد کی تقسیم ہے' اسکو ضرور پیش نظر رکھنا چاہیے - ایک وقت تھا کہ ملک میں اخبار بینی کا مذاق بہت کم تھا' اسلیے تقسیم عمل اس بارے میں ممکن نہ تھا' اور ضرورت اسکی تھی کہ جیسے کچھہ ہوں' مگر اخبارات نکالدیے جائیں' مگر اب حالت بدل چکی ہے' پس ضرور ہے کہ رفتہ رفتہ اردو پریس کو صحیح اصول تقسیم کار' اور ترتیب و نظام عمل پر لایا جاے' اور یہ طوائف الملوکی اور بے راہہ روی نہو کہ ہفتہ وار اخبار' روزانہ اخبارات کا مواد فراہم کر رہے ہیں' اور ہفتہ وار ماہوار رسائل کے سے مضامین کی تلاش میں ہیں - نتیجہ یہ ہے کہ کوئی ایک صاف بھی موجود نہیں - نہ روزانہ' روزانہ ہیں' نہ ہفتہ وار' ہفتہ وار !

( ۲ ) تصاویر اور کارٹون عمدہ اجزاء اخبار و رسائل میں سے ہیں' اور موجب ازدیاد اثر' و رونق اخبار' و وسیلۂ حسن تفہیم و تسہیل مطالب و مسائل' لیکن کسی کام کے کرنے کیلیے' اُسے کردینا ہی شرط نہیں ہے' بلکہ اسطرح کرنا' جس طرح دنیا میں کیا جاتا ہے - لیتھو کی چھپائی میں تصاویر کا انتظام ممکن نہیں اور اگر ممکن ہے تو اسقدر اعلی درجہ کا کام' جسکے مصارف کا تحمل ممکن نہیں - پھر اس سے کیا فائدہ کہ چند سیاہی کے دھبوں سے صفحات سیاہ کرکے مذاق سلیم وحسن نظر کو زخمی کیا جاے ؟

البتہ کارٹوں ممکن ہیں' لیکن یاد رہے کہ آجکل کا رٹونوں کو وضع کرنا' اور پھر انکو بنانا ایک مستقل فن لطائف و دقیق ہے' جسکے یورپ میں خاص خاص ماہرین فن ہوتے ہیں' اور اُن پر ہزارہا روپیہ صرف کیا جاتا ہے - اسکے لیے دقت خیال' نزاکت تخئیل' سرعت فہم' مواد شاعری' اور قوت مصوری کے ایک ہی دماغ میں جمع ہونے کی ضرورت ہے - پھر ایسے قابل مصوروں کی' جنکے سامنے کارٹوں کے تمام اجزا لفظوں میں پیش کردیے جائیں' اور وہ اسطرح اُنہیں جامۂ تصویر پہنا دیں' گویا اسکے سوا اور کوئی لباس انکے لیے موزوں ہی نہ تھا !!

مجھکو خود بارہا کارٹوں کا خیال ہوا' اور کئی بار بعض لطیف و نازک خاکے ذہن میں آئے - اسکا سامان بھی اور تمام مقامات سے بہتر موجود تھا' مگر میں نے بہتر نہ سمجھا کہ کسی کام کو کیاجاے' اور ایک صاحب فن کی حیثیت سے نہ کیا جاے -

پس اردو اخبارات یا تو کارٹوں کا صیغہ بالکل چھوڑ دیں' یا اسکی ذمہ داریوں کو پیش نظر رکھیں - یہ محض تمسخر نہیں ہے' بلکہ موجودہ ترقی یافتہ پریس کا ایک وقیع اور اہم کام ہے -

---

## مساوات

الہ اباد - قیمت سالانہ ۴ - روپیہ - اڈیٹر : مسٹر نزیر احمد ( ماینگ )

یہ اخبار حال میں شائع ہوا ہے - صوبجات متحدہ میں ابتک علی گڈہ گزٹ اور البشیر وغیرہ کے سوا مسلمانوں کے ہاتھہ میں با وقعت اخبارات بالکل نہ تھے - پچھلے دنوں لکھنو سے مسلم گزٹ نکلا' اور اب خوشی کی بات ہے کہ اسطرف تعلیم یافتہ اصحاب کو توجہ ہونے لگی ہے - چنانچہ " مساوات " اسی سلسلے میں قابل ذکر ہے -

اسکا ایک پرچہ ریویو کی غرض سے میں نے اٹھالیا ہے - ضخامت ۱۶ - صفحہ کی ہے جو کافی ہے - کاغذ عمدہ لگایا جاتا ہے' اور شاید اس لحاظ سے اپنے صوبے کے تمام اخبارات میں ممتاز ہے - خبروں کے انتخاب' اور اہم واقعات اور کونسل کے ضروری مباحث وغیرہ کے تراجم و تذکرے کا بالعموم اہتمام کیا جاتا ہے -

صوبجات متحدہ میں ابھی اردو اخبارات کی بہت کمی ہے' اور پبلک میں روز بروز اخبار بینی کا مذاق بڑھتا جاتا ہے - اسلیے نئے اخبارات جس قدر شائع ہوں بہتر ہے - امید ہے کہ الہ اباد کے اس تنہا اردو اخبار کو' جو صوبے کے دار الحکومت سے نکلا ہے' ترقی و کامیابی کے وسائل بہت جلد حاصل ہو جائیں گے -

قیمت اگر صرف ۳ - روپیہ کردی جاے تو بہتر ہوگا' کیونکہ مسلم گزٹ اور آزاد وغیرہ نے انتہائی قیمت یہی رکھی ہے اسطرح اشاعت میں بھی بہت جلد ترقی ہوجاے گی -

( ۱ ) ماہوار رسائل کیلیے شام کے مشہور ادیب شیخ خلیل یازجی نے " مجلہ " کا لفظ منتخب کیا' اور تمام ملک نے قبول کرلیا یہ کوئی نئی اصطلاح نہیں ہے' بلکہ جاہلیت عرب کی زبان میں بھی قریب قریب اسی مفہوم کیلیے بولا جاتا تھا ( منہ )

# شئون عثمانیہ

## حادثۂ ادرنہ

( مقتبس از جرائد استانۂ علیہ )

**( ۱ )**

ادرنہ کا بطل عظیم غازی شکری پاشا مسلسل پانچ مہینہ تک ایک ایسی فوج گراں کے مقابلہ میں جو اپنے دونوں بازؤں میں ہزاروں بلغاریوں اور سرویوں اور صدہا زرہ کار اور انسان پاش توپوں کو لیے ہوے تھی، جما رہا، اور آل عثمان کے سروں کو بلند، انکی امیدوں کو زندہ، اور انکے صفحۂ تاریخ کو روشن کردیا -

یہ بطل عظیم ابھی عرصہ دراز تک سلسلہ حملۂ و مدافعت جاری رکھسکتا تھا، بلکہ محاصرہ کو اٹھا دیتا، اگر مرحوم ناظم پاشا، خائن ملة کامل کے فریب میں نہ آگیا ہوتا اور التواء جنگ کے وقت اس عظیم الشان شہر تک رسد رسانی کی اجازت کی قید لگا دی ہوتی، اور چٹلجا میں جنگ جاری رکھی ہوتی - یعنی وہ منحوس التواء جنگ منظور ہی نہ کیا ہوتا، جسکی بدولت بلغاریوں کو خطوط محاصرہ و قتال استحکام کا موقع ملا -

محاصرہ کو دو دن کم پانچ مہینے ہوے - اسوقت تک اس بطل ہمام کا عزم بالجزم تھا کہ راہ مدافعت میں اپنا اور اپنی فوج کا آخرین قطرۂ خون بہادینگے اور اگر مغلوب ہونگے، اور دشمن کی طاقت نطاق محاصرہ کو چیرتی ہوئی قلب شہر تک پہنچ جائیگی، تو اپنے پاس کا تمام سامان جنگ ضائع کردینگے ! !

مگر حکومت سابقہ نے اسکے ساتھہ وہ اعتناء و اہتمام نہیں کیا جسکا وہ مستحق تھا - حکومت نے اسکے اس مقصد شریف سے اتفاق نہیں کیا اور کامل پاشا برابر اس عار انگیز صلح کے درپے رہا، جو دولة عثمانیہ کے شرف و حیات، بلکہ اسلام کے شرف و وجود ہی کا خاتمہ کر دینے والی تھی -

بطل ادرنہ کو جب محسوس ہوا کہ حکومت اسکے اس مقصد جلیل سے متفق نہیں، تو اس نے تسلیم شہر کی صورت میں شہر اڑا دینے کی باب عالی کو دھمکی دی - بطل موصوف، جیسا کہ اسکے سوانح حیات سے معلوم ہوتا ہے، صاحب عزم راسخ اور شدید الرائے شخص ہے - وہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے، تو کسی قسم کے پس و پیش کے بغیر اس کو کر گذرتا ہے، پس اگر شہر حوالے کردیا جاتا، تو بھی ادرنہ کا حشر وہی ہوتا جو اسوقت ہوا - کیونکہ تسلیم کی صورت میں غازی شکری پاشا نے جو کچھہ کہا تھا، اسکو ضرور پورا کرکے چھوڑتے -

اب صرف اس حیثیت سے بحث کرنا باقی ہے کہ تسلیم ادرنہ کی صورت میں کیا نتائج مرتب ہوتے؟ اور اب کیا مرتب ہونگے؟

یہ بات تو معلوم ہے کہ سلانیک بغیر مدافعت و مقاومت کے، صرف اس امید پر حوالے کردیا گیا تھا کہ باشندگان شہر و سرحد کا خون نہ بہایا جائیگا، مال و متاع نہ لوٹا جائیگا، اور عورتوں کے عفت و ناموس پر حملہ نہ کیا جائیگا -

مگر کیا اسکا نتیجہ یہ نہیں ہوا کہ یہ تمام جھوٹی امیدیں بیکار ثابت ہوئیں، اور وہ ہزارہا عثمانی، جنہوں نے ہتیار حوالے کردیے تھے، فاقہ، برہنگی، امراض، اور سب سے بڑھکر یہ کہ قتل کی بدولت موت و ہلاکت کا لقمہ ہوے؟

کیا اس کا نتیجہ یہ نہیں ہوا کہ دشمن ہمارے ذخائر واسلحہ پر قابض ہوگیا، جس سے محاصرہ یانیا (جنینا) میں اسکو مزید تنگ گیری کا موقع مل گیا؟

کیا اس تسلیم کا نتیجہ یہ نہیں ہوا کہ جان، مال، آبرو، اور جائداد (جس کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا تھا) دشمنوں اور مسیحی غارتگروں کیلیے مباح سمجھہ لی گئی اور ہر ممکن تصرف وحشیانہ و بربرانہ، جو انسانی ظلم کر سکتا ہے، بے دریغ کیا گیا؟

سلانیک میں دشمن نے کب اپنے شرف و وقار اور عہد و پیمان کا پاس کیا، جو ان پر ادرنہ کے باب میں اعتماد کیا جاتا؟ اور اگر اعتماد کیا جاتا تو یہ دانستہ انخداع اور دولت علیہ اور اسلام کے ساتھہ خیانت نہ ہوتی؟

سلانیک کی محافظ فوج نے تسلیم سلانیک سے دشمن کے قدم جمادیے کیونکہ قلعہ وغیرہ تمام سامان مدافعت و استحکام انکو ملگیا، لیکن اس بطل تاریخ (شکری پاشا) نے وہ جلیل و شریف فرض ادا کیا، جو اس کے عہدے کی حیثیت سے اس پر عائد ہوتا تھا - پس اس نے نہایت دانشمندی کی، کہ آخر وقت تک جنگ جاری رکھی، اور جب دشمن نے اندر داخل ہونے کا قصد کیا تو جو کچھہ برباد کرسکا برباد کردیا - اب ادرنہ وہ شاندار جنگی شہر نہیں ہے جو پہلے تھا - اب وہ ایک سنسان کھنڈر اور وحشت کدہ ہے !

یہ امر محال ہے کہ بلغاری ایک عرصہ دراز سے پہلے ادرنہ کی سابق جنگی اہمیت کو دوبارہ پیدا کرلیں، کیونکہ صرف قلعہ (مرعش) سالہا سال میں تیار ہوا تھا اور اسکی مزید تحصین و استحکام میں کئی سال اور صرف ہوگئے تھے، جب جاکے وہ اسدرجہ مستحکم ہوا کہ بلغاریوں کو اسکی فتح میں سنگین نقصانات اٹھانا پڑے - ایسے سنگین نقصان، جو آج نہیں جبکہ وہ نشۂ فتح میں سرشار ہیں، بلکہ چند دنوں کے بعد انہیں معلوم ہونگے -

بیشک بطل ادرنہ نے اپنی آخر تک مدافعت اور آخر میں ذخائر، اسلحہ، اور عمارتوں کے برباد کر دینے سے عساکر چٹلجا کی ایک خدمت جلیلہ انجام دی -

ایسے انتہائی مدافعت کے بعد سقوط ادرنہ ایک تاریخی واقعہ ہے جو تذکار عظائم و تمجید کثیر کا مستحق ہے - اس دعوے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ دنیا کے تمام اخبارات نے اس واقعہ کو ایک حادثہ جلیلہ قرار دیا ہے، اور تاریخ کے ان نادر واقعات میں شمار کیا ہے، جن کی مثال گذشتہ صدیوں میں مشکل سے مل سکتی ہے -

اس سلسلہ میں ہم چند عثمانی و اجنبی اخبارات کے اقوال اٰیندہ ہفتے نقل کرینگے -

---

## الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو، بنگلہ، گجراتی، اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے، جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں، تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جائیے -

# مراسلات

## نماز جمعـہ اور تعطـیل عام

از جناب مولوی نواب علی صاحب - ایم - اے - پروفیسر بڑودہ کالج

گورنمنٹ کی موقت اور محتاج اعادہ اجازت نماز جمعہ کے عوض عام تعطیل طلب کرنے کی تحریک' اگرچہ عام طور سے مسلمانوں میں پسند کیجائیگی ' لیکن واقعات پر بھی ہمکو غور کرنا چاہیے -

# ادبیات

## خروش یاس

پھر ایک ستم تازہ ہے اور کاہش جاں ہے * دل سینۂ ماتم زدہ میں نوحہ کناں ہے
اُجڑے ہوے گلشن میں کہاں زمزمۂ عیش؟ * کچھ نالہ و فریاد ہے کچھ آہ و فغاں ہے
مستقبل مجہول ہو کیا باعث تسکیں ؟ * کچھ حوصلہ افزا نہیں جو حال عیاں ہے
مذہب کی حرارت کے بھڑکتے نہیں شعلے * ہاں آتش خاموش کا ٹھہرا سا دھواں ہے
سنتا نہیں اک سمت سے بھی حرف تسلی * دل حلقۂ ماتم میں بھر سو نگراں ہے
اے شان جلالی ! تری غیرت کو ہوا کیا ؟ * مٹ جائینگے مسلم ' یہ حریفوں کا گماں ہے !
کیا رحم کے قابل نہیں اسلام کی حالت ؟ * اے ملت بیضا کے نگہباں تو کہاں ہے ؟

وحشت ہے اور آہنگ نواہاے جگر دوز
یہ طائر مجروح عبث بسمل فشاں ہے

رضا علی (وحشت)

# فکاہات

## عروس لیگ

ز راہ لطف کہا کانگریس نے لیگ سے یہہ : * " کہ ایک راہ میں رہرو ہیں میں اور آپ ' جناب !
سفر میں خوب نہیں ساتھیوں سے بے ربطی * یہہ ہمرہی ہے غنیمت کہ راستہ ہے خراب
نہیں یہہ رسم رفاقت ' حجاب دور کرو * اتار دو رخ زیبا سے " سیوت ابدال " کا نقاب "
کہا یہہ لیگ نے ہنسکر " ابھی میں کمسن ہوں * نہیں حجاب مجھے ' ہے یہہ انتظار شباب "

ایک منتظر شباب

ہفتہ میں ایک دن آرام لینے کی رسم قدیم سے جاری ہے - سامی قوموں میں یہ رسم مذہبی حیثیت رکھتی ہے - یہود سبت ( شنبہ ) کے دن کوئی کام نہیں کرتے - حضرت عیسی نے اگرچہ اسقدر تشدد نہیں فرمایا مگر سبت کو شعائر دین سے سمجھتے تھے کیونکہ آپ نے صاف فرما دیا تھا کہ " میں توریت کے احکام منسوخ کرنے نہیں آیا ہوں " لیکن واقعہ صلیب کے بعد عیسائیوں میں یہ عقیدہ خاصکر سینٹ پال کی تعلیم سے پھیل گیا کہ یسوع مسیح تیسرے دن ( یکشنبہ ) کو مردوں میں سے جی اٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا اسلیے اتوار کا دن یوم العیدہ ہوگیا -

مسلمانوں کا جمعہ نہ تو یہود کے سبت کي طرح ہے (کیونکہ اوقات نماز کے سوا باقي تمام دن کار و بار کي اجازت ہے ) اور نہ عیسائیوں کے اتوار کے طرح کسي نبي یا ولي کے دوبارہ زندہ ہوجانیکي یادگار ہے' بلکہ شہر یا قصبہ کي آبادي کا سات دن میں ایک دن ایک هي مقام پر مل جل کر وحدہ لاشریک خدا کي عبادت کرنے کا دن ہے - هم نے جب تک شعائر دین کي سچي تعظیم کي' اسوقت تک خدا نے هماري حکومت کے ذریعہ جمعہ کو عام تعطیل .دلوائي لیکن جب همارے حکام' امرا' اور رؤسا نے علانیہ نماز جمعہ ترک کردي' تو هماري عام تعطیل بھي هم سے چھن گئي - اسپربھي همارے آنکھیں نہ کھلیں اوز اب بھي همارے مساجد اعلی عہدہ داروں اور جنٹیلمینوں سے خالي هیں - کچھہ شک نہیں کہ اگر یہ حضرات اخلاقي جرات اور سچي محبت دین سے کام لیکر نماز جمعہ کے وقت بیخوف و خطر آٹھتے' اور فاسعوا الی ذکر اللہ کي تعمیل کرتے' تو آج گورنمنٹ کے سامنے یہ بھیک مانگنے کي نوبت هي نہ آتي - هم نے دو دھوکر دو گھنٹہ کي اجازت حاصل کي مگر نماز جمعہ کے وقت سات کرور مسلمانوں کي حاضري اگر لیجاے تو حقیقت حال معلوم ہوجاے -

هندوستان میں حکومت عیسائیوں کي ہے اسلیے ممکن نہیں کہ اتوار کو عام تعطیل نہو - جمعہ کے دن بھي اگر مسلمانوں کي خاطر سے عام تعطیل دیجاے' تو هفتہ میں دو دن یا ڈیڑھ دن تعطیل کے ہوگئے - پھر کوئي وجہ نہیں کہ هندوستان کے یہود کے خاطر سبت کے دن عام تعطیل نہ دیجاے - لیکن اگر دو گھنٹہ کي اجازت ملجانے پر مسلمان ملازم گورنمنٹ خاصکر حکام اور عہدہ دار خصوصیت کے ساتھہ نماز جمعہ کے پابند ہو جائیں تو عام تعطیل کي تحریک میں خواہ مناسب' ہو یا نا مناسب' هم بھي شامل ہوجائیں گے -

مسلمانوں ! کب تک نمایشي تحریکوں کے گرویدہ رہو گے ؟ اٹھو اور سچے مسلمان بن جاؤ - جو کچھہ کہنا ہو اسکو کرکے دکھا دو فقط -

---

# علامہ شبلي نعماني پر بیجا الزامات کي حقیقت

از جناب خواجہ رشید الدین صاحب رئیس لکھنؤ

— * —

اجکل چند اخباروں میں مولوی عبدالکریم صاحب مدرس دارالعلوم کي معطلي کے متعلق جو سلسلہ مضامین شائع ہو رہا ہے اس میں در حقیقت مولانا شبلي کے ساتھہ ایک عظیم الشان مذهبي انسٹیٹیوشن کو بھي بد نام کرنے کی کوشش کیجا رهي ہے اس بنا پر نہایت ضروري ہے کہ ان تمام غلط فہمیوں کو مٹا یا جائے جو اِن مضامین کے ذریعہ سے پھیلائي جا رهي هیں - ان مضامین میں امور تنقیح طلب حسب ذیل هیں :

( ۱ ) مولوی عبد الکریم صاحب کے متعلق جو کارروائي مولانا شبلي نے کي' وہ شخصي طورے کي' یا جو کچھہ عمل میں آیا اس میں ان کا حصہ اسي قدر تھا' جتنا ہر ممبر کا ہو سکتا ہے ؟

( ۲ ) جو حکم دیا گیا وہ في نفسہ مناسب اور صحیح تھا یا نہیں؟

( ۳ ) اس واقعہ کو گورنمنٹ تک پہونچانے میں مولانا شبلي کي شرکت کس حد تک ہے ؟

( ۴ ) اس حکم کے متعلق لوگوں نے مولانا شبلي کے دباؤ سے والیس دیں یا نہیں' اور یہ کہ انہوں نے دباؤ ڈالا یا نہیں ؟

اس موقعہ پر سب سے مقدم یہ ہے کہ ندوہ کا نظام ترتیبي سمجھہ لینا چاهیے کیونکہ واقعات کے متعلق پبلک کو بڑی غلط فہمي اسوجہ سے هوئي ہے کیونکہ وہ ندوہ کے نظام اور تقسیم اختیارات سے واقف نہیں'

اسکي تفصیل مضمون کے اخیر میں آئیگي - یہاں صرف اس قدر سمجھہ لینا چاهیے کہ ندوہ ایک وسیع اور عام انجمن ہے اور اس کے تحت میں بہت سی شاخیں هیں' ان میں ایک مدرسہ بھي ہے جس کا نام دارالعلوم ہے - مولانا شبلي اس مدرسہ کے معتمد یعنے سکریٹري هیں' اصل ندوہ کے نہ وہ سکریٹري هیں نہ اسسٹنٹ سکریٹري هیں - ندوہ میں کئي برس سے کوئي سکریٹري نہیں ہے' لیکن سکریٹري شپ کے جتنے کام هیں' مولانا سید عبدالحي صاحب انجام دیتے هیں - ندوہ کا صیغہ مال الگ ہے اور اس کے سکریٹري منشي احتشام علي صاحب هیں -

## واقعہ بحث طلب

کچھہ عرصہ سے مولوي عبد الکریم صاحب جو دارالعلوم ندوہ میں مدرس بھي هیں الندوہ کے اڈیٹر هیں ( جو ندوۃ العلما کا پرچہ ہے ) انہوں نے جون کے پرچہ میں ایک مضمون بعنوان جہاد لکھا' جس میں ثابت کیا کہ مسلمانوں کو کسي غیر مذهب حکومت کي رعایا بنکر رهنا جائز نہیں - مولانا شبلي نے اسکو مقاصد ندوہ کے مخالف سمجھا - اس کے ساتھہ ان کے نزدیک اصل مسئلہ کي تشریح بھي غلط طور سے کي گئي تھي' اس بنا پر انہوں نے بمشورہ مولوي عبد الحي صاحب' و مولوي ظہور احمد صاحب وکیل انکو عارضي طور پر ( جسکي واقعي مدت صرف ایک دن تھي ) معطل کردیا - ندوہ کي مجلس انتظامیہ کے لیے ضرور ہے کہ پندرہ روز قبل تمام ارکان کو اطلاع دیجاے اس بنا پر جب کبھي کوئي فوري ضرورت پیش آتي ہے تو همیشہ یہ طرز عمل رہا ہے کہ معتمد مراسلات مقامي ارکان کو بلاتے هیں اور کوئي عارضي کار روائي بشرط منظوري جلسہ انتظامیہ کردیجاتي ہے - اس بناپر مولوي عبد الحي صاحب نے دوسرے دن تمام ارکان شہر کو بلا یا' جن میں سے پانچ شخص دوسرے دن شب کو جمع ہوے اور ایک جلسہ منعقد ہوا - اشخاص حسب ذیل تھے : منشي احتشام علي صاحب معتمد' مولوي ظہور احمد صاحب وکیل ممبر ندوہ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محلي' مولانا شبلي صاحب نعماني' مولوي عبد الحي صاحب -

اِس جلسہ میں طے پایا کہ ڈپٹي کمشنر صاحب کو ایک مراسلہ حسب مضمون ذیل بھیجا جائے :-

( ۱ ) چونکہ رسالہ الندوہ بابت ماہ جون سنہ ۱۹۱۲ - و شائع شدہ ۲۵ - جنوري سنہ ۱۹۱۳ - میں ایک قابل اعتراض مضمون مسئلہ جہاد پر شائع ہوگیا ہے' اِس لیے آج مقامي ارکان کا ایک جلسہ منعقد کیا گیا ہے' اور اِس میں مندرجہ ذیل ارکان شریک تھے :-

( ۱ ) منشي احتشام علي صاحب ( ۲ ) مولوي عبد الحي صاحب
( ۳ ) مولانا شبلي نعماني صاحب ( ۴ ) مولوي عبد الباري صاحب
( ۵ ) مولوي ظہور حمد صاحب -

حسب ذیل امور باتفاق راے منظور ہوے : -

( ۱ ) اس جلسہ کي راے ہے کہ مضمون زیر بحث میں جو خیالات ظاہر کیے گئے هیں وہ اغراض و مقاصد ندوہ کے منافي هیں اور اس کے شائع ہونے کا افسوس ہے'.

( ۲ ) اس جلسہ کي راے ہے کہ اشاعت الندوہ تا فیصلہ جلسہ انتظامیہ موقوف رہے -

( ۳ ) اس جلسہ کي راے ہے کہ معتمد دارالعلوم ندوہ نے جو مولوي عبدالکریم صاحب کو بر بناے تحریر مضمون جہاد معطل کر دیا ہے' یہ حکم تا جلسہ انتظامیہ قایم رہے اور مولوي عبدالکریم صاحب سے جواب طلب کیا جاے -

( ۴ ) اس جلسہ کي راے ہے کہ مذکورہ بالا کار روائي کي اطلاع ڈپٹي کمشنر لکھنؤ کو دیجاے -

( باقي الندہ )

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 M'LEOD STREET, CALCUTTA.

## نحن انصار اللہ

— • —

ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين ' لا شريك له ' بذالك امرت و انا اول المسلمين ( ۲: ۱۲۶ )

ميري عبادت ' ميري قرباني ' ميرا جينا ' ميرا مرنا ' غرضكه ميري هر چيز صرف الله رب العالمين هي كيليے ہے -

اسي قرباني كا مجهكو حكم ديا گيا ہے اور ميں مسلمانوں ميں پہلا " مسلم " ہوں !

نام ---------- پیشہ ---------- عمر ----------

پتہ ----------

## نحن انصار اللہ

— • —

ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين ' لا شريك له ' بذالك امرت و انا اول المسلمين ( ۲: ۱۲۶ )

ميري عبادت ' ميري قرباني ' ميرا جينا ' ميرا مرنا ' غرضكه ميري هر چيز صرف الله رب العالمين هي كيليے ہے -

اسي قرباني كا مجهكو حكم ديا گيا ہے اور ميں مسلمانوں ميں پہلا " مسلم " ہوں !

نام ---------- پیشہ ---------- عمر ----------

پتہ ----------

## نحن انصار اللہ

— • —

ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين ' لا شريك له ' بذالك امرت و انا اول المسلمين ( ۲: ۱۲۶ )

ميري عبادت ' ميري قرباني ' ميرا جينا ' ميرا مرنا ' غرضكه ميري هر چيز صرف الله رب العالمين هي كيليے ہے -

اسي قرباني كا مجهكو حكم ديا گيا ہے اور ميں مسلمانوں ميں پہلا " مسلم " ہوں !

نام ---------- پیشہ ---------- عمر ----------

پتہ ----------

## نحن انصار اللہ

— • —

ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين ' لا شريك له ' بذالك امرت و انا اول المسلمين ( ۲: ۱۲۶ )

ميري عبادت ' ميري قرباني ' ميرا جينا ' ميرا مرنا ' غرضكه ميري هر چيز صرف الله رب العالمين هي كيليے ہے -

اسي قرباني كا مجهكو حكم ديا گيا ہے اور ميں مسلمانوں ميں پہلا " مسلم " ہوں !

نام ---------- پیشہ ---------- عمر ----------

پتہ ----------